

١٣٢٦ هـ

تمهيد إيمان

بآيات قرآن

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادرى البريلوى

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ



ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد التاریخ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدیوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاؤشوں سے اونلائن پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلے کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم الہ احسنالجزاء

رسالہ

تمہیدِ ایمان یا آیات قرآن

۱۲

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين سلام خاتم النبيين محمد وآله واصحابه اجمعين الى يوم الدين بالتجليل وحسبنا الله ونعم الوكيل.

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور عقلت کے ساتھ ماقیامت نہ رود وسلام ہو سید المرسلین و خاتم النبیین ہے اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ کیا ہی اچھا کار ساز ہے۔ (ت)

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو! السلام عليکم ورحمة الله وبرکاته، اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقیں اس ناچیز کئیں اسیات کو دین ہی پر قائم رکھے اور اپنے جیب محدث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت دل میں سچی عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ آمين یا ارحم الراحمین!

تم حارب عزوجل فرماتا ہے :

اے نبی ! بیشک ہم نے تمھیں سمجھا گواہ اور خوشخبری
انا ارسلنا ک شاهدا و مبشراء و نذیراء لتومنوا
دیتا اور ڈرستانا، تاکہ اے لوگو ! تم اللہ اور اس
کے رسول پر ایمان لاو اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو
او ر صحیح و شام اللہ کی پاکی بولو۔
و تسبیحة و بکرۃ و اصیلۃ

مسلمانو ! دیکھو دینِ اسلام صحیحے قرآن مجید امار نے کام مقصود ہی تم حاربے مولیٰ تبارک و تعالیٰ کا

تین باتیں بتانا ہے :

اول یہ کہ لوگ اللہ در رسول پر ایمان لا میں۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادات میں رہیں۔

مسلمانو ! ان تینوں جلیل باتوں کی جملی ترتیب تو دیکھو سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں ویچے اپنی عبادات کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو، اس لئے کہ بغیر ایمان تعظیم بکار آمد نہیں، بہتیرے نصاری ہیں کہ تمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضات کافر ان لئیم میں تصنیفیں کرچکے لکھ رہے چکے ملکو جکے ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہی طاہری تعظیم ہوتی، دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے، پھر حبیب تمکنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر عبادت الہی میں گزارے سب بیکار و مردود ہے، بہتیرے جو گی اور راہب ترک دینا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادت الہی میں عرکاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لا الہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضرب میں لگاتے ہیں مگر ازانجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ، اصلًا قابل قبول بارگاہ الہی نہیں۔ اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے :

و قد منا الی ما عملوا من عمل فجعلته جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہم نے سب بریاد
ہباءً من شور ایں۔

الیسوں ہی کو فرماتا ہے،

عاملہ ناصیۃ تصلی ناما احتمامیۃ لہ عل کریں مشقیں بھریں اور بدل کیا ہو گایے کہ بھڑکتے آگل میں پیشیں گے۔ والیعا ذ باللہ تعالیٰ۔

مسلمانو! کبو محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی تنظیم مدار ایمان، مدار نجات، مدار قبول اعمال ہوتی یا نہیں، کبو ہوتے اور ضرور ہوتے۔

تحماراب غزوہ جل فرماتا ہے،

اے بنی اسرائیل فرماد کہ اے لوگو! اگر تمہارے باب تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیویاں تمہارا گنہہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سو اگرچہ جس کے نقصان کا تحسیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اسکے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب آتا رے اور اللہ تعالیٰ بے حکوم کو راہ نہیں دیتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دُنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الہی سے مردود ہے اُسے اللہ اپنی طرف راہ ندے گا اُسے عذاب الہی کے انقلاب میں رہتا چاہتے، والیعا ذ باللہ تعالیٰ۔

تحمارے پیارے بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لایؤمن احد کو حتیٰ اکون احب الیہ من تم میں کوئی مسلمان نہ ہو گا جب تک میں اُسے اسکے والدہ ولدہ والناس اجمعین ہے۔ ماں باب، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لہ القرآن الکریم ۲۳/۹ ۲۳/۹ لہ القرآن الکریم

لکھ صحیح البخاری کتاب الایمان باب حب الرسل صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان قدیمی کتب خازہ کراچی ۱/۷
صحیح مسلم باب وجوب مجرمة ۱/۷ ۱/۷ ۱/۷ ۱/۷ ۱/۷

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اُنس بن مالک النصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اس نے توہات صفت فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عذر نہ رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہاں سے زیادہ محبوب رکھنا مرد ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلم گو خوشی خوشی قبول ہیں گے کہ ہاں ہمارے ول میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم علت ہے ہاں ہاں ماں ماں باپ اولاد سارے جہاں سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔ بجا یو! خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کام لٹا کر اپنے رب کا ارشاد سُنُو۔

تحمار ارب عز وجل فرماتا ہے،

الْقَهْدَ أَحَبُّ النَّاسَ إِنْ يَعْرُكُوا إِنْ يَقُولُوا
أَمْنًا وَهُمْ لَا يَفْتَنُونَ^۵

کیا لوگ اس گھنٹے میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلم گوئی اور زبانی اور عاصے مسلمانی پر تحمار اچھکارا نہ ہوگا، ہاں ہاں سُستے ہو آزمائے جاؤ گے آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہر دے گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں۔ ابھی قرآن حدیث ارشاد فرمائے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں:

(۱) محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم

(۲) اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہاں پر تقدیم۔

تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعلیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تحمارے باپ تحمارے استاد تحمارے پیر تحمارے بھائی تحمارے احباب تحمارے اصحاب تحمارے مولوی تحمارے حافظ تحمارے مفتی تحمارے واعظ وغیرہ وغیرہ کے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصل تحمارے قلب میں اُن کی عظمت اُن کی محبت کا نام و نشان نہ رہے فوراً ان سے

الگ ہو جاؤ، دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر
زتم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو، اس کی مولویت شخیت، بزرگی، فضیلت کو خطرے
میں لاو کر کر آخر میں یہ جو کچھ تھا محدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی علمائی کی بناء پر تھا جب یہ شخص
انھیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقو رہا، اس کے بجھے عماں پر کیا جائیں، کیا
بہترے یہودی بجھے نہیں پہنچے عماں نہیں بازدھتے، اس کے نام علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کیون
کیا بہترے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علم و فنون نہیں جانتے، اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تھے اس کی بات بنائی چاہی اُس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے
دوستی بنا، یا اُسے ہر بُرے سے بدتر بُرانے جانا یا اسے بُرا کئے پر بُرا نہیں اسی قدر کہ تم نے اس امر میں
بے پرواہی منافی یا تحصارے دل میں اُس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو اللہ اب تمھیں انھاف کر دو
کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے، قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار کھا تھا اس سے
کتنی دور نکل گئی مسلمانوں کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی
وہ ان کے بد گوکی و قعٹ کر کے کا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو کیا جسے محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہاں سے زیادہ پسارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے غور اسخت شدید
نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ اپنے حال پر رحم کردا اور اپنے
رب کی بات سُنُو دیکھو وہ کیونکر تمھیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔ دیکھو رب عزوجل فرماتا ہے،
لَا تَجِدُ قوماً يُؤْمِنُونَ بِإِلَهٖ وَالْيَوْمٍ تُونَّا پَأَيَّهُمْ جُو ایمان لاتے ہیں اللہ اور
الْأُخْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حَادَةِ اللَّهِ قیامت پر کر ان کے دل میں ایسوں کی محبت
وَرَسُولُهُ وَلَوْكَانُوا أَبَاءُهُمْ وَ آئے پائے جھنوں نے خدا و رسول سے مخالفت
ابْنَاءُهُمْ وَأَخْوَانَهُمْ وَ کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا
عَزِيزٌ هُمْ كَيْوُنْ نَرْ جَوُونْ، يَرْ ہیں وہ لوگ جن کے لوں
میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح
سے ان کی مدد فرمائی اور انھیں باغون میں لی جائیگا
جن کے نیچے نہریں بہرہ ہیں ہمیشہ رہیں گے
ان میں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے
راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں، سنتا ہے

عَنْهُ دَ اولِیٰک حزب اللَّهِ دَ آکَا

حَلْدِیْن فِی هَاطِرْ حَصْنِ اللَّهِ عَنْهُمْ وَرَضُوا

جَنْتِ تَجْرِیْعَ مِنْ تَحْتَهَا الْانْهَرْ

اَيْدِیْهُمْ بِرُوحِ مِنْهُ دَ وَيَدِ خَدِیْمِ

عَشِيرَتِهِمْ دَ اولِیٰک کِتَبْ

فَقُلُوبِهِمْ اَدِیْمَاتْ دَ

بَنَاءُهُمْ وَأَخْوَانَهُمْ وَ

عَشِيرَتِهِمْ دَ اولِیٰک

فَلَوْبِهِمْ اَدِیْمَاتْ دَ

جَنْتِ تَجْرِیْعَ مِنْ تَحْتَهَا الْانْهَرْ

حَلْدِیْن فِی هَاطِرْ حَصْنِ اللَّهِ عَنْهُمْ وَرَضُوا

عَنْهُ دَ اولِیٰک حزب اللَّهِ دَ آکَا

اَنْ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

اللَّهُ وَاللَّهُ هُوَ الْمُرْدُكُونَ۔

اس آیت کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ یا رسول کی جانب میں گستاخی کرے مسلمان اُس سے دوستی نہ کرے گا جس کا صریح مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے گا وہ مسلمان نہ ہو گا۔ پھر اس کا حکم قطعاً عام ہونا بالنصریع برداشت ذریما کہ باپ بیٹے، بھائی، عذر سب کو گذایا یعنی کوئی کیسا ہی تحریرے زم میں معظم ہا کیسا ہی تحسین پا لطبع محظوظ ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اُس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان تر ہو گے۔ مولیٰ سجنہ تعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تحسین اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر انہو رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تحسین کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

(۱) اللہ تعالیٰ تحریرے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں ان شا۔ اللہ تعالیٰ حسین خاتم کی بشارت جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں ڈتا۔

(۲) اللہ تعالیٰ روح القدس سے تحریری مدد فرمائے گا۔

(۳) تحسین ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہیں روائی ہیں۔

(۴) تم خدا کے گروہ کہدا و گے خداوائے ہو جاؤ گے۔

(۵) مُنْهَى مُنْهَى مرادیں پاہے گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کر دڑوں درجے افزوں۔

(۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہو گا۔

(۷) یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی۔ بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انہما بندہ فوازی یہ کہ فرمایا، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مسلا فو با خدا الگتی کہنا اگر آدمی کرو ڈجانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دلوں پر شارکر دے تو واللہ کم مفت پائیں پھر زید و غرہ سے علاقہ تعظیم و محبت یک لمحت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرمرا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآن عظیم کی عادت کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے مانتے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے، نہ مانتے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیا نہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمہ نعمتوں کے لالچ میں نہ آئیں

سزاوں کے در سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سُن لیجئے۔
تم حارب عز و جل فرماتا ہے :

اے ایمان والو! اپنے باپ اپنے بھائیوں کو
دوسٹ نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں
اور تم میں جوان سے رفاقت کریں تو وہ لوگ
ستمکار ہیں۔

یا يهَا الَّذِينَ أَمْنَوْا لَا تَتَخَذُوا أَبْاءَكُمْ
وَالْأَخْوَانَكُمْ أَوْلَيَاءَ إِنْ أَسْتَحْبُوا الْكُفَّارُ
عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمَنْ كُمْ
فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ بِهِ
اور فرماتا ہے :

اے ایمان والو! میرے! اور اپنے دشمنوں کو
دوسٹ نہ بناؤ تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو
اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر
کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا وہ ضرور سیدھی
راہ سے بہسکا۔ تم حارے رشتے اور تم حارے نچے
تمھیں کچھ نفع نہ دیں گے قیامت کے دن، اللہ
تم میں اور تم حارے پیاروں میں جدا تی ڈال دے گا
کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آ سکے گا اور
تم حارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

يَا يهَا الَّذِينَ أَمْنَوْا لَا تَتَخَذُوا عَدُوّي
وَعَدُوكُمْ أَوْلَيَاءَ (إِنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى) تَسْرُوتُ
إِلَيْهِمْ بِالْمُوْدَةِ وَإِنَّا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ
وَمَا أَعْلَمْتُمْ طَوْمَنْ يَفْعَلُهُمْ مِنْكُمْ فَقَدْ
ضَلَّ سَوَاءُ السَّبِيلِ (إِنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى)
لَنْ تَنْفَعُكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أُولَادُكُمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ يَصِيرُ

اور فرماتا ہے :

جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک
وہ انھیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ ہدایت
نہیں کرتا ظالموں کو۔

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گراہ ہی فرمایا تھا اس آیہ کو مرنے

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ طَوْمَنْ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

لِهِ الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ ۹/۲۳
لِهِ " " ۶۰/۳
لِهِ " " ۵/۵

باکل تصفیہ فرمادیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی انھیں میں سے ہے انھیں کی طرح کافر ہے اُن کے ساتھ ایک رتی میں باندھا جائے گا۔ اور وہ کوڑا بھی یاد رکھئے کہ تم حبپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمھارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانا ہوں۔ آب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے :

والذین یؤذون رسول الله لهم عذاب
الیوم لہ عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے :
ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم
پر اللہ کی لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں اور
الله فی الدنیا والآخرة واعذلهم
اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار
کر رکھا ہے۔

اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے اُسے کون ایذا دے سکتا ہے، مگر عجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا۔
آن ایتوں سے اُس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں سے محبت کا برداشت کرے سائٹ کوڑے ثابت ہوئے :

- (۱) وہ ظالم ہے۔
- (۲) مگر اہ ہے۔
- (۳) کافر ہے۔
- (۴) اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔
- (۵) وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہو گا۔
- (۶) اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی۔
- (۷) اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ والیعاً ذباحت تعالیٰ

اے مسلمان اے مسلمان اے امّتی سیدالاُس والجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! خدا راذرا الف فتح
 کو، وہ سائیں بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لمحت علاقوں تک کر دینے پر ملتے ہیں کہ دل میں ایمان حم جائے
 اللہ مد و گار ہو، چنعت مقام ہو، اللہ والوں میں شمار ہو، مرادیں ملیں، خدا تجویز سے راضی ہو تو خدا سے
 راضی ہو۔ یا یہ سائیں بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم، کافر، جنمی ہو۔
 آخرت میں خوار ہو، خدا کو ایذا دے، خدادونوں جہان میں لعنت کرے۔ یہ سمات ہیمات کون کہہ سکتا ہے
 کہ یہ سائیں اچھے ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں، مگر جان برا در اخالی یہ کہہ دیتا تو کام
 نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی محضہ ہی ہے ابھی آیت سن چکے الحُمَّاحِبُّ النَّاسِ کیا اس بحلا فی
 میں ہو کہ ابیں زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان ہو گا۔ ہاں یہی امتحان کا وقت ہے —
 دیکھو یہ اللہ واحد قبار کی طرف سے تھماری جائیج ہے۔ دیکھو وہ فمارا ہے کہ تھمارے رشتے علاقے قیمت
 میں کام نہ آئیں گے مجھ سے تو ڈکر کس سے جوڑتے ہو۔ دیکھو وہ فمارا ہے کہ میں غافل نہیں، میں
 بے خبر نہیں تھمارے اعمال دیکھ رہا ہوں، تھمارے اقوال سن رہا ہوں، تھمارے دلوں کی حالت سے
 خبردار ہوں۔ دیکھو بے پرواہی نہ کرو پرانے یچھے اپنی عاقبت نہ بیکارو اللہ و رسول کے مقابل فدے
 کام نہ لو۔ دیکھو وہ نہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں۔
 دیکھو وہ نہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے بے اس کی رحمت کے کہیں نباہ نہیں۔ دیکھو اور گناہ تو
 نرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت
 حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھکارا ہو جائے گایا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے اُن کی عللت اُن کی محبت مدار ایمان ہے قرآن مجید کی آیتیں سن چکے
 کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلہ
 ابد الہ باہ تک کبھی کسی طرح ہرگز اصلہ عذاب شدید سے رہائی نہ ہو گی گستاخی کرنے والے جن کا
 تم یہاں کچھ پاس لمحاظ کرو وہاں وہ اپنی محکمت رہے ہوں گے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں گے تو
 کیا کر سکتے ہیں پھر ایسوں کا لمحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غصب جاتا و عذاب نار میں پھنسا دینا
 کیا عقل کی بات ہے۔ اللہ اللہ ذرا دیر کو اللہ و رسول کے سو اسیں این اُن سے نظر اٹھا کر آئمہ میں
 بند کر دا اور گرد جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قبار کے سامنے حاضر کیجو اور زرے خالص سچے اسلامی
 دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم عنemat بلند بُرَّت، رفیع وجاهت جو انکے
 رب نے انھیں بخشی اور ان کی تعظیم ان کی توقیر پر ایمان و اسلام کی پناہ کھی اُسے دل میں جما کر

الصفات و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نظر قطبی ہے ، اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی ؟ کیا اس نے ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس پر نہ بڑھایا ، کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم سے کافر ہو کر شیطان کی وسعت علم پر ایمان نہ لایا ۔ مسلمانوں با خود اُسی بدگوئے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ اُو علم میں شیطان کے ہمسر ! دیکھو تو وہ بُرا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اُسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہہ بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہتا کیا تو ہیں نہ ہوگی ، اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پرناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار مانے گا تو اُسے چھوڑ دیے اور کسی معظم سے کہہ دیکھئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچھ ری میں جا کر آپ کسی حاکم کو انھیں لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں دیکھئے ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ تو ہیں ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو ہیں کرنا کفر نہیں ، ضرور ہے اور بالیقین ہے ۔ کیا جس نے شیطان کی وسعت علم کو نص سے ثابت مان کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وسعت علم مانے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرکت ثابت کرتا ہے ۔ اور کہا شرک ہمیں تو ہیں سا ایمان کا حصہ ہے ، اس نے ابلیس لعین کو خدا کا شرکیہ مانایا نہیں ، ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہوگی وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خدا کا شرکیہ کوئی نہیں ہو سکتا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ وسعت علم مانی شرک مٹھرائی جس میں کوئی حصر ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدا کی لازم ہے جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صفات صفات شیطان کو خدا کا شرکیہ مٹھرا دیا ۔

مسلمانوں اکیا یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نوں کی تو ہیں نہ ہوئی ، ضرور ہوئی ، اللہ کی تو ہیں تو ظاہر ہے کہ اس کا شرکیہ بنایا اور وہ بھی کسے ، ابلیس لعین کو ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو ہیں یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت

میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محدود کہ ان کے نتے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔
 مسلمان تو بیکا خدا و رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں، ضرور ہے۔ کیا جس نے کہا کہ بعض علوم غیر
 مراد ہیں تو اس میں حضور (معنیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کی تھیں ہے ایسا علم غیب تو زید و مگر و
 بلکہ ہر صبی و ہمتوں بلکہ جمیع حیوانات و سہماں کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیا اس نے محمد رسول اللہ سے اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح کالی ترددی۔ کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا جتنا
 ہر پاگل اور چوپائے کو حاصل ہے۔

مسلمان مسلمان اے محمد رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی! تجھے اپنے دین و ایمان کا
 واسطہ، کیا اس ناپاک ملعون کالی کے صریح ہونے میں تجھے کچھ شبہ گز رکتا ہے، معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ
 سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید کالی میں بھی ان کی توہین
 نہ جانے۔ اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود انھیں بد گویوں سے پوچھ دیکھ کر آیا تھیں اور تمہارے
 استادوں پری جیوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں! تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سور کو ہے تیرے استاد کو
 ایسا ہی علم تھا جیسا کہتے کو ہے، تیرے پر کو اسی قدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے، یا منحصر طور پر
 اتنا ہی ہو کہ اعلم میں اٹو، گدھے، کتے، سوڑے کے ہمسرو! دیکھو، تو وہ اس میں اپنی اور اپنے
 استاد پر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں، قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو بسر ہو جائیں، پھر کیا سب
 ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسری شان ہو محمد رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو،
 کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے بھی گئی گز ری ہے، کیا اسی کا نام ایمان ہے، حاش اللہ حاش اللہ!
 کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مجھنی ہے
 تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب
 کھوں گے تو پھر علم غیب کو منجد کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں ہمین بلکہ انسان کی بھی خصوصیت
 نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی غیر نبی میں وحیہ فرق
 بیان کرنا فرور ہے آنتی۔ کیا رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق

۱۔ حفظ الایمان جواب سوال سوم کتب خازن اعزازیہ دیوبند سہارپور بھارت ص ۸

۲۔ حفظ الایمان مع تغیر العنوان ۔ محمد عثمان تاجر اکتب فی دریبرہ کلام دہلی ص ۷ و ۸

۳۔ " " جواب سوال سوم کتب خازن اعزازیہ دیوبند سہارپور بھارت ص ۸

" " مع تغیر العنوان ۔ محمد عثمان تاجر اکتب فی دریبرہ کلام دہلی ص ۷ و ۸

نہ جانے والا حضور کو گالی نہیں دیتا کیا اس نے اللہ عز وجل کے کلام کا صراحت ردا و ابطال نہ کر دیا۔
دیکھو تمہارا رب عز وجل فرماتا ہے :

وعلیک مالسم تکن تعلم و کان فضل اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے
اور اللہ کا فضل تم پر پڑا ہے۔
اللہ علیک عظیما۔

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عز وجل نے اپنے عجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
کمالات و مدارج میں شمار فرمایا۔
اور فرماتا ہے :

و اتَّه لَذُو عِلْمٍ لَمَا عَلِمْتَهُ لَهُ بَشِّرَكَ لِيَقُوبَ هَارَبَ سَكَمَةَ سَعْدَ
وَالاَسَّهَ

او رفماتا ہے :
وَبَشَّرَوْهُ بِغَلَمَ عَلِيمَ تَهُ
ملائکرنے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم و آئے
رمکے اسحق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اشارت دی۔

او رفماتا ہے :
وَعَلَمْتَهُ مِنْ لَدُنَّا عَلِمَتَهُ
هم نے حضر (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اپنے پاس
سے ایک علم سکھایا۔

وغیرہ آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالاتِ انبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام میں گذا۔ اب زید کی جگہ
اللہ عز وجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور
دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریب کی طرح اللہ عز وجل کا رد کر رہی ہے یعنی
یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء
علیهم الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول زیر صحیح ہو تو دریافت طلب یہ

لِهِ الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ	۱۳ / ۳
لِهِ " "	۶۸ / ۱۲
لِهِ " "	۲۹ / ۵۱
لِهِ " "	۶۵ / ۱۲

امر ہے کہ اس علم سے ادیعِ علم ہے یا مکمل علوم، اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کی تخصیص ہے ایسا علم توزید و عمرو بلکہ ہر صی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہے کہ سب کو عالم کہا جائے پھر اگر زید اس کا الزمام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو محض علم کو مجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر الزمام نہ کیا جاوے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیلِ افضلی و عقلی سے ثابت ہے انتہے بس ثابت ہو اک خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو حکمی زدی بلکہ ان کے رب جل و علا کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا۔

مسلمانو! جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پا گلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و انسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور جانوروں کیا فرق ہے اُس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد کر دے، باطل بتائے، پس پشت ڈالے، زیر پاٹے، بلکہ جو یہ سب کلام اللہ کے ساتھ کر چکاوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اُس کا مخرب ہاں اُس سے دریافت کر کے آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اس مذہ میں جاری ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں، اور اگر ہے تو کیا جواب۔ ہاں ان بدگوین سے کہو کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملا چنین چنان فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات و بہائم مثلًا کئے سوہنگوں کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے ایجاد و اذناب آپ کی تعظیم تکمیل و قریبیوں کرتے دست و پا پر بوس دیتے ہیں اور جانوروں مثلًا اتو گھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتاتا اس کی کیا وجہ ہے کہ علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص، ایسا علم تو اتو، گھے، گئے، سوہر سب کو حاصل ہے تو چاہے کہ ان سب کو عالم فاضل چنین و چنان کہا جائے پھر اگر آپ اس کا الزمام کریں کہ ہاں ہم سب کو

لہ حفظ الایمان جواب سوال سوم کتب خانہ اعزازیہ دیوبندیہ سہماں پور بھارت ص ۸

حفظ الایمان مع تغیر العنوان محمد عثمان تاجر الکتب فی دریہ کلائ دہلی ص ۷ و ۸

علام کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصیت نہ ہو گدھے، کُنْتَ، سُورَ سب کو حاصل ہو دہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے، کُنْتَ، سُورَ میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے فقط۔

مسلمانو! یوں دریافت کرتے ہی بعونہ تعالیٰ صاف تکلیف جائے گا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی صریح شدید کالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جا بجا کیسا رد و باطل کر دیا۔

مسلمانو! خاص اس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو ان پر خود ان کے اقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چپاں ہو میں یا نہیں۔

تَحَمَّلَ رَبُّ عِزَّةٍ وَجَلَ فَرَمَّاَهُ:

اور بیشک ضرور ہم نے جنم کے لئے پھیلار کھے ہیں
بہت سے جن اور آدمی، ان کے وہ دل ہیں جن
سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا
راستہ نہیں سوچتے اور وہ کان ہیں جن سے حق
بات نہیں سنتے وہ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان
سے بھی بڑھ کر بھکے ہوئے، وہی لوگ غفلت میں
پڑے ہیں۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِلْجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجَنِّ وَ
الْأَنْسَى لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَ
وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يَعْصُرُونَ بِهَا وَ
لَهُمْ أَذْانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ وَأَوْلِيَّكُ
كَالْأَنْعَامِ بِلَهُمْ أَضْلَلُ ۚ وَأَوْلِيَّكُ
هُمُ الْغَفَّلُونُ لَهُ

اور فرماتا ہے،

اس ایت میں اتخاذ الہ ہوئہ افانت
تکوت علیہ و کیلا ۵۱ م تحسب
ان اکثرہم یسمعون او یعقلون ط
ان هم الآ کالانعام بِلَهُمْ أَضْلَلُ
سَبِيلًا

بجلادیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنایا
تو کیا تو اس کا ذمہ لے گیا یا تجھے گمان ہے کہ ان
میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو
نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر
گراہ ہیں۔

آن بدگویوں نے چوپاؤں کا علم تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا اب ان سے پوچھئے کی تمہارا علم انبیاء یا خود حضور سید الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے برابر ہے ؟ تاہم اس کا دعویٰ ذکریں گے۔ اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپاؤں سے برابری کر دی آپ تو دوپائے ہیں برابری مانتے یا مشکل ہے، تو یوں پوچھئے کہ تمہارے استادوں پریوں ملاؤں میں کوئی بھی ایسا گز راجح تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو؟ آخر میں تو فرق نکالیں گے تو ان کے وہ استادوں غیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپاؤں کے برابر ہوتے اور یہ ان سے علم میں کم ہیں جب تو ان کی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہو گا تو یہ حضرات خدا اپنی تصریر کی رو سے چوپاؤں سے بڑھ کر گراہ ہوتے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے۔

کذلك العذاب ط ولعذاب الآخرة أكبوم مارالیسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے (ت) لوكانوايعلمون ليه

صلانو ! یہ حالیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیاء کرام و حضور پر فور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالۃ بالقصد رب العزة عز جلالہ کی عزت رحمکر کیا گیا ہو۔ خدارا الفاتح اکیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قاتل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قاتل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے اس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویل آیات میں خطاب کی گرتا ہم اس کو کافر یا مبتدئی خیال کہنا نہیں چاہئے۔ جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے۔ جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پرطعن و تفصیل نہیں کر سکتا۔ یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کسی نے ہاتھ تاف سے اور باندھ کسی نے نیچے، ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا، لہذا ایسے کو تفصیل و تفسیق سے ما مون کرنا چاہئے، یعنی جو خدا کو جھوٹا کے اسے گراہ کیا معنی گنہ کار بھی نہ کھو۔

لہ القرآن الکریم ۶۸ / ۳۳

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

کیا جس نے یہ سب تو اُس مکذبِ خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے با صفت اس بمعنی اقرار کے کقدرہ علی الکذب مع امتناع الواقع مسئلہ اتفاقی ہے۔ صاف صریح کہ دیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی یہ بات صحیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا۔ کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے، کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے۔

مسلمانو! خدا را انصاف، ایمان نام کا ہے کا تھا تصدیقِ الہی کا۔ تصدیق کا صریح مخالف یہ ہے مکذب، مکذب کے کیا معنی ہیں کسی کی طرف کذب مفسوب کرنا۔ جب صراحت خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے، خدا جانے مجوس و ہنود و نصاری و یہود کیوں کافر ہوتے اُن میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا، ہاں معبود برجی کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انھیں اس کی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے۔ ایسا تو دنیا کے پڑے پر کوئی کافر سا کافر بھی نہ بخلکار خدا کو خدا مانا۔ اس کے کلام کو اُس کا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا اس سے وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے۔ غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام پدگویوں نے مز بھر کر انہو رسول کو گالیاں دی ہیں، اب یہی وقت امتحانِ الہی ہے، واحد قہار جبار عز جلالہ سے ڈرو اور وہ آئیں کہ اوپر گزریں سپین نظر کو کر عمل کرو۔ آپ تھمارا ایمان تھمارے لوں میں تمام پدگویوں سے نفرت پھردے گا ہرگز اللہ و محمد رسول اللہ جل علاوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تھیں ان کی حیات نہ کرنے دے گا تم کو ان سے گھن آئے گی ذکر ان کی پچ کرو اللہ و رسول کے مقابل ان کی گالیوں میں مھمل و بیہودہ تاویل گھڑو۔

لہ انصاف! اگر کوئی شخص تھمارے ماں باپ استاد پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھپے شائخ کرے کیا تم اس کا ساتھ دو گے یا اس کی بات بنانے کو تاویل میں گھڑو گے یا اسکے پکنے سے بے پرواہی کر کے اُس سے بدستور صاف رہو گے، نہیں نہیں۔ اگر تم میں انسانی غیرت انسانی حیثیت ماں باپ کی عورت حرمت علیت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے اُس کے سایہ سے دور بھاگو گے، اُس کا نام سن کر غیظ لاو گے جو اس کے لئے بناؤ میں گھڑے اُس کے بھی دہن ہو جاؤ گے۔ پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پتے میں رکھو

اور اللہ واحد قبار و مُحَمَّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان کو دبرے پتے میں۔ اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ رسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے ماں باپ کی محبت و حبیت کو اللہ رسول کی محبت و خدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب لاکھ لاملاک واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دُوری و غیظ وجدانی ہو کر ماں باپ کے دشمن دشمن کے ساتھ اس کا ہزاروں حصہ نہ ہو۔ یہیں وہ لوگ جن کے لئے ان سائیں نعمتوں کی بشارت ہے۔

مسلمانو! تھمارا یہ ذیل خیرخواہ امید کرتا ہے کہ اللہ واحد قبار کی ان آیات اور اس بیان شافی واضح البینات کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تھارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی یا ک مبارک الفاظ بول اکھیں گے جو تھمارے رب عز وجل نے قرآن عظیم میں تھارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمائے۔

تھمارا رب عز وجل فرماتا ہے،

بیشک تھارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھ
والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے جب وہ اپنی
قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزارہیں اور ان
سب سے جن کو تم خدا کے سوا پوچھتے ہو ہم تھارے
مٹک ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عدوت
ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان
ذلا و بیشک ضرور اُن میں تھارے لئے تعدد ریس
تھی اُس کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید
ذکھا ہو اور جو منزہ پھرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ
سرابا گیا ہے۔

قد کانت لکم اسوة حسنة فِي إِبْرَاهِيمَ
وَالَّذِينَ مَعَهُ ۚ إِذَا قَالُوا لِقَوْمِهِمْ
إِنَّا بَرُّءَةٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ۖ مِنْ
دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بِدِيَنَا وَ بِيَنِكُمْ
الْعِدَاوَةُ وَ البغضَاءُ أَبْدَا حَتَّىٰ
تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى)
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ اسوة حسنة لِمَنْ كَاتَ
يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرُ وَمَنْ يَتَوَلَّ
فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

یعنی وہ جو تم سے یہ فرماتا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور اُن کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور ترکا توڑ کر ان سے جدا کر لی اور کھویں کر کہ دیا کہ ہمیں تم سے پچھے علاقہ نہیں ہم تم سے قطعی بیزارہیں تھیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے یہ تھارے بھلے کو تم سے فرماتا ہے۔

ما نو تو تمہاری خیر ہے نہ ما نو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرداہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے ان کے ساتھ تم بھی سسی میں تمام جہاں سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف، جل و علا و تبارک و تعالیٰ۔
یہ تو قرآن عظیم کے احکام تھے، اللہ تعالیٰ جس سے بھلانی چاہے گا ان پر حل کی توفیق دے گا
مگر ہمارا دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں،

فرقۃ اول، بنے علم نادان۔ اُن کے عذر دو فرم کے ہیں،
عذر اول، فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے اس کا جواب تو قرآن عظیم کی متعدد آیات سے ہُن پکے کرب عزوجل نے بار بار بتکرا رضاخڑ فرمادیا کہ خصبِ الہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رحمات نہ کرو۔

عذر س دوسرہ: صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں بھلامولویوں کو کیونکر کافر یا بُرا نہیں اس کا جواب تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے،

بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر فُر رخکاوی اور اس کی آنکھ پر پٹی حڑھادی تو کون اُسے راہ پر لائے اللہ کے بعد۔ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔

افریت مث اتخد الہہ هؤہ و افضلہ اللہ علی علم و ختم علی سمعہ و قلبہ و جعل علی بصرة غشوة ط فمن یهدیه مث بعده اللہ ط افلا تذکرون لع

وہ جن پر قورات کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا اُن کا حال اُس گدھے کا سا ہے جس پر کتا میں لدی ہوں کیا بُری مثال ہے ان کی جنہوں نے خدا کی آیتیں بھٹکلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

مثل الذین حملوا التوراة ثم لم يحملوها كمثل الحمار يحمل اسفارا ط بئس مثل القوم الذين كذبوا بآیت اللہ و الله لا يهدى القوم الظالمین یہ

اور فرماتا ہے،

انھیں پڑھ کر تنا خبر اُس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں
کا علم دیا تھا وہ اُن سے نکل گیا تو شیطان اس کے
پیچے نکلا کہ گراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے
باعث اُسے گرے سے اٹھا لیتے گروہ تو زمین پر گیا
اور اپنی خواہش کا پیرہ ہو گیا تو اُس کا حال تھے
کہ طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر
ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے، یہ اُن کا حال ہے
جخنوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارتاد
بیان کر کہ شاید لوگ سچیں کیا رہا حال ہے اُن کا
جخنوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی
جانوں پرستم ڈھاتے تھتے جسے خدا ہدایت کرے
وہی راہ پائے اور جسے گراہ کرے تو وہی سر اسر
نقصان میں ہیں۔

یعنی ہدایت کچھ علم پر موقوف نہیں خدا کے اختیار میں ہے، یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گراہ عالمون کی مذمت میں ہیں
اُن کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے دوزخ کے ذریعے بُت پرستوں سے پہلے
انھیں پکڑ دیں گے یہ کہیں گے کی ہمیں بُت پوچھنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو؛ جواب ٹلے گا؛ لیس
من یعلم کمن لا یعلم عَلَّهُ جانئے والے اور انہاں برابر نہیں۔
بھائیو! عالم کی عزت تو اس بناء پر تھی کہ وہ بنی کا وارث ہے بنی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو

سہ یہ حدیث طرانی نے مجمع کیر اور ابو نعیم نے جلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ

لہ القرآن الحکیم ۱۴۵ / ۱۷۸ تا ۱۷۹

۳۰۹ / ۲ دارالکتب العلیہ بیروت

حدیث ۱۹۰۰

۳ شعب الامیان

و اتل علیہم نبأ الْذِي أَتَيْنَاهُ أَيْتَنَا
فَانسَلَخَ مِنْهَا فَاتَّبَعَهُ
الشَّيْطَنُ فَكَانَ مِنَ الْغُوَيْتِ ۵ وَ لَوْشَنَا
لِرَفْعَتِهِ بِهَا وَ لَكَتِهِ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ
وَ اتَّبَعَهُ هُوَ يَهُمَّثُ وَ اتَّرَكَهُ يَلْهُمَّثُ طَ
تَحْمِلُ عَلَيْهِ يَلْهُمَّثُ وَ اتَّرَكَهُ يَلْهُمَّثُ طَ
ذَلِكَ مِثْلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَبُوا
بِأَيْتَنَا وَ أَنْفَسُهُمْ كَانُوا يَظْلَمُونَ ۵
مِنْ يَهُمَّدَى اللَّهُ فِيهِ الْمَهْتَدِي
وَ مَنْ يَضْلُلْ فَإِلَّا كَ هُمْ
الْخَرُونَ ۵

اور جب گرہی پر ہے تو نبی کا دارث ہوایا شیطان کا، اس وقت اس کی تعلیم نبی کی تعلیم ہوتی، اب اس کی تعلیم شیطان کی تعلیم ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گرہی میں ہو جیسے پدمہ بھوں کے علماء۔ پھر اس کا کیا پوچھنا جو نوکفر شدید میں ہو اُسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے زکر عالم دین جان کر اس کی تعلیم۔

بھائیو! علم اُس وقت فتح دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں، ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعلیم کرے گا۔ اُسے معلم الملکوں کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا۔ جب سے اس نے محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم سے نزول ہوا حضور کا نور کر پیش فی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکھا گیا اُسے سجدہ نِ زکریا اُس وقت سے لعنتِ ابدی کا طوق اُس کے گلے میں پڑا، دیکھو جب سے اس کے شاگرد ان رشید اُس کے ساتھ کیا برداشت کرتے ہیں ہمیشہ اُس پر لعنت پھیجتے ہیں، ہر رمضان میں مہینہ بھرا سے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچ کر جنم میں دھکیلیں کھے یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی۔

بھائیو! کروڑ کروڑ افسوس ہے اُس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قبار اور محمد رسول اللہ علیہ الرحمہن و نعمتہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو اللہ در رسول سے بڑا کر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عظمت پری رحمت کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آمین!

فُرْسَتَهُ دُومُ ، معاندین و دشمنان دین کر خود انکار ضروریاتِ دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا در رسول کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اخواہ تطبیں و

عَلَى تَفْسِيرِ كَبِيرِ اِمامِ فَخرِ الدِّينِ رازِيِّ ج ۲ صفحہ ۲۵۵ پر زیر قول تعالیٰ تلک الرسل فضلنا، ان الملیکة امر و بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جمیة ادمیة تفسیر نیشاپوری ج ۲ ص ۷: سجود الملکت لآدم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی کان فی جمیة - دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنا اس لئے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا ۱۲ منز۔

لِهِ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ (التفسیر البکر) تحقیق الائمه ۲/ ۲۵۳ دارالکتب العلمیہ بروت ۱۹۹۶
لِهِ غَرَابَ القرآن و رغائب الفرقان " " " مصطفیٰ البابی مصر ۳/ ۷

شیوهِ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ملتے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوٹ کی طرح زبان سے کلرٹ لینے کا نام رہ جائے، بس کلر کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے۔

بَلْ لَعْنَهُمْ أَنَّهُمْ بَكَفِيرُهُمْ فَقَدْ لَيْلَةً بَلْ كَذَابٌ أَنَّهُمْ لَعْنَتٌ لِّلَّهِ مِنْ عِنْدِهِ
ما يُؤْمِنُونَ^۵

یہ مسلمانوں کے دشمن اسلام کے عدو و عوام کو چھکتے اور خدا کے واحد قہار کا دین بدلتے کے لئے چند شیطانی مخروضیں کرتے ہیں :

مَحْرَاقُلْ؛ اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے، حدیث میں فرمایا،
مِنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَوْمَ جَنَّتُ مِنْ جَاهِنَّمَ

پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے مسلمانوں! ذرا ہوشیار، خبردار، اس مخوب طعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اُسے گالیاں دے جوتیاں مارے پھر کہے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نسل سکتا، یعنی جس نے لا الہ الا اللہ کہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اس کا اسلام نہیں بدلتا۔

اس سکر کا جواب ایک تو اسی آیۃ کریمۃ^۵ احسب انہا سَمَّ میں گزر اکیا لوگ اس گھنڈ میں ہیں کہ رزے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیے جائیں گے اور امتحان نہ ہو گا۔ اسلام اگر فقط عَلَى حَضْرَتِ شِيعَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَاحِبِيهِ مَنْ فِي هَذِهِ الْمَكَتبَاتِ میں فرماتے ہیں،

محمد تقودہ بکلہ شہادت در اسلام کافی نیست مغض زبانی کلمہ شہادت کہنا اسلام میں کافی نہیں تصدیقِ جمیع ماعلم بالضرورۃ مجیدہ من الدین بلکہ ان تمام امور کی تصدیقی ضروری ہے جن کا باعثہ و تبری از کفر و کافر نیز باید تا اسلام صورت اور کافر سے بارہت بھی لازمی ہے تا اسلام کی صحیح صورت تشکیل پائے (ت)
بند ۱۲۳ -

لِهِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۸۸/۲

لِهِ الْجَمِيعِ الْكَبِيرِ حدیث ۶۳۴ المکتبۃ-الغیصیلۃ بروت

المُسْتَدِرُکُ لِلحاکم کتاب التوبۃ والانتابۃ دار الفکر بروت
۲۵۱ م/م

لِهِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۲۹/۱ او ۲

لِهِ مَکْتُوبَاتِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَاحِبِيهِ مَنْ فِي هَذِهِ الْمَكَتبَاتِ نوکشور لکھنؤ
۳۲۳/۱

کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بے شک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھنٹہ کیوں خلط تھا جسے قرآن عظیم رُد فرمایا ہے
نیز تھمار ارب عزوجل فرماتا ہے :

یہ گزار کتے ہیں ہم ایمان لائے تم فسرا دو
ایمان تو تم نزلائے ہاں یوں کو کہ ہم مطیع اسلام
ہوئے ایمان ابھی تھمارے دلوں میں کہاں اخْلَهُوا.

قالت الاعراب امْتَاطَ قَلْ لَمْ تَؤْمِنُوا
ولَكُنْ قَوْلُوا إِسْلَمَنَا وَلَمَّا يَدْخُلَ
الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِكُمْ

اور فرماتا ہے :

منافقین جب تھمارے حضور حاضر ہوتے ہیں
کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً
خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ
بے شک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی
دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

اذا جاءكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا نَشَدَ انكَ
لَر سَوْلُ اللَّهِ مَرْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ انكَ لَر سَوْلَهُ
وَاللَّهُ لِيَشَدَّ انَ الْمُنْفِقُينَ لَكُذَّ بُونَهُ

دیکھو کیسی لمبی چوری کلمہ گوئی، کیسی کیسی تائیدوں سے موکد، کیسی کیسی قسموں سے موید، ہرگز
موجب اسلام نہ ہوئی، اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو من
قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة کا یہ مطلب گھڑنا صراحتہ قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ
پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ گوئی حرکت
کوئی فعل منافی اسلام نہ صادر ہو، بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تھمار ارب عزوجل فرماتا ہے :

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا
خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں
حکملہ الکفر و کفرو ا بعد گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بیٹے
اسلام مہم ہے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔

ابن جریر و طبرانی و ابو اشیع و ابن مرد و یہ عبد اللہ بن جباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

لِهِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۖ ۱۳۹ / ۱

لِهِ " ۶۳ / ۱

لِهِ " ۳ / ۹

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پڑکے سایہ میں تشریف فرماتھے ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمھیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوتی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا، تو اور تیرے رفتیں کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں۔ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بولا دیا اس سے نے اُن کو قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ آس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انکھوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کہ کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے یہ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے اور اس کا لکھنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعا کروڑ بار کا کلمہ گوہ کافر ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے :

وَلَئِنْ سَأَلْتُهُمْ لِيَقُولُنَّ إِنَّا كَنَا نَخْوَضَ وَ
نَلْعَبَ طَقْلَابَ اللَّهِ وَأَيْتَهُ وَرَسُولُهُ
كَنَّا مُتَسْهِنُونَ هُنَّ لَا تَعْتَذِّرُوا
قَدْ كَفَرُتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ۔

اور اگر تم اُن سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے کھٹکا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو اشیع امام مجاهد تلمیذ خاص سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں: یعنی کسی شخص کی اوٹھنی کم ہو گئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھنی فلاں جنگل میں فلاں جگد ہے، اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اوٹھنی فلاں جبکہ ہے محمد غیب کیا

بالغیب۔ جانیں، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری

کہ کیا اللہ و رسول سے مٹھا کرتے ہو یہاں نے زبان و تم مسلمان کہل کر اس لفظ کے کتنے سے کافر ہو گئے۔
(دیکھو تفسیر امام ابن حجر ی مطبع مصر جلد دهم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنشور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم)
مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ ”وہ

غیب کیا جائیں“ کلکر گئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ یہاں نے زبان و تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قابل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے مٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جانتی شانِ نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علام محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسال علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجرا علی مذکور ہوئی۔ پھر اس کی سخت شامت کمال صفات کا یہاں پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے اُس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے، آمین! ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے، اور جیسی معلومات الہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل، اور اکثر علماء کے خلاف ہے، لیکن روزِ اول سے روزِ آخرتک کام اکان و ما یکون اللہ تعالیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھوں کروڑوں حصے برابر تری کو کروڑ ہا کروڑ سخندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا منکر ہے، ان تمام امور کی تفصیل *الدولۃ المکیۃ* وغیرہما میں ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور ان شا شا اللہ عظیم بہت مفید تھا، اب بحث سابقہ علیہ اس نے شاخصانے کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسائل ہیں، ارجحہ جوانی الغیب، الجلاء التکالی، ابرار المجنون، میل الہدایہ، جن میں پلا ان شا شا اللہ مع ترجمہ عن تعریف شائع ہو گا اور باقی میں بھی بعونہ تعالیٰ اس کے بعد، و بالله التوفیق ۱۲ کا تب عقی عنہ۔

۱۲۔ اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ *الیفاظ المکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ* میں ملاحظہ ہو گا ان شا شا اللہ تعالیٰ ۱۲ کا تب عقی عنہ
لـ الدر المنشور بحوالہ ابن ابی شیبۃ و ابن المنذر و ابن ابی حاتم وابی ایش عن مجاهد تحت الآیۃ ۶۵ پر وہ ۲۱/۷
جامع البيان (تفسیر ابن حجر) تحت الآیۃ ۹/۶۵ دار احياء التراث العربي بیروت ۱۹۹۰ء

مگر اسی لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ
کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جو ہارے، اور
خرج نہیں کرتے مگر بُرے دل سے۔

الآئَهُمْ كَفَرُوا بِإِلَهٍ وَّ بِرَسُولِهِ وَ لَا يَأْتُونَ
الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالٌ وَّ لَا يُنفِقُونَ
الآوَّلُمْ كُرْهُونَ^۵

ویکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انھیں کافر فرمایا، کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے، فقط
قبلہ کیسا، قبلہ دل و جان گئیہ دین واپس ان سرورِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چیخے جانب قبلہ
نماز پڑھتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں
تو تمہارے دینی بھائی میں اور ہم پتے کی باتیں ملتا
بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے، اور اگر قول و
قرار کر کے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین
پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو اُن کی قسمیں
کچھ نہیں شاید وہ بازاً میں۔

فَإِن تَابُوا وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ أَتُوا الزَّكُوٰةَ
فَأَخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ طَوْفَانٌ وَ نَفْصُلُ الْأَيْتَ
لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ^۵ وَ إِنْ نَكْثُوا إِيمَانَهُمْ
مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعْنُوا فِي دِينِكُمْ
فَقَاتَلُوا أَنْتَهُمُ الْكُفَّارُ أَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
لَعْنَهُمْ يَنْتَهُونَ^۶

ویکھو نماز و زکوٰۃ والے اگر دین پر طعن کریں تو انھیں کافر کا پیشواؤں کا سرغنة فرمایا۔ کیا خدا درجول
کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعن نہیں، اس کا بیان بھی ہے۔

تمہارا رب عز وجل فرماتا ہے:

کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور
کہتے ہیں ہم نے سُنَا اور نہ ماننا اور نُسْنَةَ آپ
سُنَا سے بخاتیں اور سَأَرِعْنَا کہتے ہیں زبان پھر کر
اور دین پر طعنہ کرنے کو۔ اور اگر وہ کہتے ہم نے سُنَا
اور ماننا اور نُسْنَةَ اور ہمیں مہلت دیجئے تو ان کے لئے
بہتر اور بہت حمیک ہوتا۔ لیکن ان کے کفر کے سبب

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يَحْرِفُونَ الْكَلِمَاتَ عَنْ
مَوَاضِعِهِ وَ يَقُولُونَ مَا سَمِعُنَا وَ عَصَيْنَا
وَاسْمَعْ غَيْرَ مَسْمَعٍ وَ سَمِعْنَا لِيَا بِالسَّنَّةِ
وَطَعَنَّا فِي الدِّينِ طَوْفَانٌ وَ لَوْا نَهَمْ قَالُوا
سَمِعْنَا وَ اطَعَنَّا وَ اسْمَعْ وَ انْظَرْنَا لِكَافِ
خَيْرًا لَهُمْ وَ اقْوَمْ لَا وَلَكَ لَعْنَهُمْ اللَّهُ

بَكْفُرُهُمْ فَلَا يَوْمَ مِنْوَفٍ إِلَّا قَلِيلًا اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے
مگر کم۔

چھ یہودی جب دربار نبوت میں تھا حاضر آتے اور حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے ہیں آپ سُنَّاتَے زَجَامَیں، جس سے ظاہر تو دُعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات سُنَّاتَے اور دل میں پد دُعا کا ارادہ کرتے کہ سُنَّاتَی نہ دے، اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے محتوا چاہتے تو سَاعِدَنَا کہتے جس کا ایک پہلو نے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائیے اور مراد خپڑ رکھتے رونت والا۔ اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر سَاعِدَنَا کہتے یعنی ہمارا چھڑا ہا۔ جب پسلودار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح صاف کتنا سخت طعنہ ہو گی بلکہ انصاف یکجیہے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناخت کو نہ پہنچا، بھرا ہونے کی دعا یا رونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کتریا پا گلوب چوپا ذل سے علم میں ہمراور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے سelman سُّتی صالح ہے والعباذ بالله رب العالمین۔

ثانيًا اس وهم شنیع کو مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرت امام پر سخت افراد اتهام۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کریم کی کتاب معلم فقة اکبر میں فرماتے ہیں، صفاتہ تعالیٰ فِ الْأَنْوَلِ غیر محدثة اللہ تعالیٰ کی صفتیں فتیم ہیں، نَفْسِيْدَاهِنَّ کسی ولا مخلوق فمعت قال انه مخلوقہ کی بنائی ہوئی، تو جو انہیں مخلوق یا حادث کے او محدثہ او وقفت فیہا او شک فیہا یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ فہر کافر بالله تعالیٰ یہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔

نَزَّ امامِ هَاجَمَ رضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ كِتَابِ الْوَصِيَّةِ مِنْ فِيمَا تَيَّبَّنَ مِنْهُ
من قال بات کلام اللہ تعالیٰ مخلوق فہر جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عرفت والے
خدا کے ساتھ کفر کیا۔

لِهِ الْعَسْرَ آنَ الْكَرِيمَ ۖ ۗ

۱۔ الفقة الکبر ملک سراج الدین اینڈسن: کشمیری بازار لاہور ص ۵
۲۔ کتاب الوصیة (وصیت نامر) فصل تقریبان اللہ تعالیٰ علی العرش استوی اے ۷۷ ۷۷ ۷۷ ۷۷ ۷۷ ۷۷
۳۔ ص ۲۸

شرح فقه اکبر میں ہے :

قال فخر الاسلام قد صح عن ابو یوسف
انہ قال ناظر ابا حینیفة فی مسأله
خلق القرآن فاتتفق سرأی و سرأیہ عدہ
ان من قال بخلق القرآن فهو
کافر و صاحب هذ القول ایضاً عن
محمد رحمہم اللہ تعالیٰ لیه

امام فخر الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام
ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ
ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے امام اعظم
ابو حینیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن
میں مناظرہ کیا میری اور ان کی رائے اس پر تفتیش
ہوتی ہے کہ جو قرآن مجید کو مخلوق کہہ وہ کافر ہے اور
یہ قول امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی بصحت ثبوت
کو پہنچا.

یعنی ہمارے ائمہ شلیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع واتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔
کیا معتزلہ و کرامیہ و روافضل کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے، نفس مسئلہ
کا جزو یہ ہے امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الحراج میں فرماتے ہیں:
ایماں جل مسلم سبت رسول اللہ صلی جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو دشام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت
 کھرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگاتے یا کسی وجہ
 سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا
 منکر ہو گیا اس کی جو روایت کے نکاح سے نکل گئی۔

و یکجیو کسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تتفیص شان کرنے سے
مسلمان کافر ہو جاتا ہے اس کی جو روایت سے نکل جاتی ہے کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہل کل
نہیں ہوتا سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ
نہ قبلہ قول نکلے قبول والیعیاذ باللہ رب العالمین۔
مثال اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو

اُن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماع کا فرمادے ہے ایسا کہ جو اُسے کافر نہ کے خود کافر ہے۔
 شفاف شریف و بنزایہ و درر و غر و فتاویٰ خیر وغیرہ میں ہے ،
 تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی
 کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معتد
 یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مجمع الانہر و در محنت میں ہے :

واللّه لفظه الكافر بسب نبی من الانبياء
 لا تقبل توبته مطلقاً ومن شك
 في عذابه وكفره كفر یہ
 الْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَسْلَمٌ كَا وَهُوَ رَبُّهَا جَزِيَّةٌ هے جس میں ان بدگولوں کے کفر پر اجماع تمام است
 کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔
 شرح فقہ اکبر میں ہے :

یعنی موافقت میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائیگا
 ممکن جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی
 بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا، اور
 مخفی نہیں کہ ہمارے علماء مجوہ فرماتے ہیں کہ کسی
 گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر و انہیں اُس سے
 زرا قبلہ کو منزہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو یہ کہ
 ہیں کہ جبریل علیہ السلام کو وحی میں دھوکا ہوا اللہ تعالیٰ
 نے انہیں مولیٰ علیٰ حکم اللہ تعالیٰ وجہہ کی طرف بھیجا تھا
 ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام علطفی
 لـ الشفا بتعريف حقوق المصطفى القسم الرابع الباب الاول الطبعة الشرکة الصحافية ۲/۸۰

لـ الفتاوى الخيرية باب المرتدین دار المعرفة بیروت ۱/۱۰۳

لـ الدر المختار کتاب الجihad باب المرتد مطبع معتبرانی دہلی ۱/۳۵۶

مجمع الانہر کتاب فصل فی الحکام الجوزیہ دار احیاء الراث العربی بیروت ۱/۴۴۶

اور بعض ترمولی علی کو خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا گہ ”جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منزکرے اور ہمارا ذیجہ کھائے وہ مسلمان ہے۔“

یعنی جبکہ ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے۔

- یعنی جان لو کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا اجسام کا حشر ہونا اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات و جزئیات کو محیط ہونا اور جو تم مسئلے ان کی مانند ہیں توجہ تمام عمر طاعتیں عبادتوں میں رہے اور اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قویم ہے یا حشر نہ ہو گایا اللہ تعالیٰ جزویات کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہل شریعت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافرنہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافرنہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو۔

الوجی فان الله تعالى ارسله الى على رضى الله تعالى عنده بعضهم قالوا انه الله وان صلوا الى القبلة ليسوا بهؤمنين وهذا هو المراد بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم من صلوا صلاتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلك مسلم اما مختصراً

اسی میں ہے:

اعلموا ان المراد اهل القبلة الذين اتفقوا على ما هم من ضروريات الدين كخدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله تعالى بالكليات والجزئيات وما اشبه ذلك مت المسائل المهمات فمت واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم ونفي الحشر ونفي علمه سبحانه بالجزئيات لا يكوت من اهل القبلة وان المراد بعد متكفي واحد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لا يكفر ما لم يوجد شئ من امامات الكفر وعلاماته ولو يقصد عنه شيئاً من موجباته

امام اجل سیدی عبد العزیز بن احمد بن محمد بنخاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح

لہ من خواص الروض الازہر شرح الفہرست الکفرۃ لذ وار الپشاۃ الاسلامیہ برہ صفتہ
لہ " " " " " " عدم جواز تکفیر اہل القبلۃ ۲۲۹

اصول حرامی میں فرماتے ہیں :

یعنی بد نہ بہب اگر اپنی بد نہ بھی میں غالی ہو جس کے سبب اسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اس مخالفت موافق تکمیل اعتبر نہ ہو گا کہ خطاب سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کے لئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے۔

ان غلائیہ (ای فی هواہ) حتی وجب الکفارۃ به لا یعتبر خلافہ و دفاقتہ ایضاً العدم دخولہ فی مسیعی الاممۃ المشہود لهما بالعصمة وات صلی اللہ علیه و آله و سلم علی القبلة واعتقد نفسه مسلماً لات الاممۃ ليست عبارة من المصلين الى القبلة بل عن المؤمنين وهو كافر وات کات لا يدرى انه کافر یہ

رو المحتارین ہے :

لخلات فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وات کان من اهل القبلة المواجب طول عمرہ علی الطاعات كما فی شرح التحریریہ

کتب عقائد وفقہ واصول ان تصریحات سے مالامال ہیں۔

س ابعاً خود مسلمہ بھی ہے کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جسمانہ کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے و ذلك اثک الفری بعضه اجیث من بعض (اور یہ اس لئے کہ بعض کفر بعض سے خیث تر ہے) وہ یہ کہ بُت کو سجدہ علامت تکذیب خدا ہے اور علامت تکذیب میں تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدے میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تجیت و محبت امقصود ہو نہ کہ عبادت ،

اور بعض تجھیت فی نفسہ کفرنیں، ولهذا الگر مذکوسی عالم یا عارف کو تجویہ سجدہ کرے گئے گارہوگا کافر نہ ہو گا امثال بُت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر پر بنائے شعراً خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگونی حضور پھر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہ کفر ہے جس میں کوئی احتمالِ اسلام نہیں۔

اور میں یہاں اس فرق پر بنائیں رکھا کہ ساجدِ صنم کی قوبہ باجماعِ امت مقبول ہے مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کی قوبہ ہزار بامحمد دین کے نزدیک اصلًا قبول نہیں، اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ سے امام بزاڑی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہرام و علامہ مولیٰ حسرو صاحب درود عزہ و علامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق و اشیاء و النظائر و علامہ عمر بن حمیم صاحب تحریفات و علامہ ابو عبد اللہ محمد بن غزی صاحب تذیر الابصار و علامہ خیر الدین رملی صاحب تحریر و علامہ شیخ زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب

۴۔ شرح مواقف میں ہے :

اُس کا سورج کو سجدہ کرنا بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ بنی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق نہیں کرتا ہے اور ہم ظاہر حکم لگاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس کے عدم ایمان کا حکم لگایا ہے۔ یہ حکم اس وجہ سے نہیں لگایا کہ غیر اللہ کو سجدہ نہ کرنا ایمان کی حقیقت میں داخل ہے یہاں تک کہ اگر معلوم ہو جائے کہ اس نے سورج کو سجدہ بطور تعظیم اور اس کو معبد و سمجھ کر نہیں کیا بلکہ اُسکو سجدہ کیا در آئنا ہی کہ اُس کا دل تصدیق و ایمان کے ساتھ مطین تھا تو عند اللہ اُس کے کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا اگر پر بظاہر اُس پر کفر کا حکم جاری کیا جائے گا۔ (ت)

سجودہ لہما یدل بظاہرہ انه لیس بمصدق و نحن نحکم بالظاہر فلذ احکمنا بعدم ایمانه لاکات عدم السجود لغير الله دخل فحقيقة الایمات حتى لو علماته لم یسجد لہما علی سبیل التعظیم و اعتقاد الالہیة بل سجد لہما و قلبہ مطمئن بالتصدیق لعی حکم بکفره فيما یمنه وبين الله و انت اجری علیه حکم الكفر ف الظاهره منہ۔

وَرْجُلًا وَغَيْرِهِمْ عَمَادَكِبَارٍ عَلَيْهِمْ رَحْمَةُ الْعَزِيزِ الْفَقَارَ نَفَّاعِيَارٍ فَرِمَا يَا بَيْدَانْ تَحْقِيقَ الْمَسَأَةِ فِي الْفَتَوَافِي الرَّضْوِيَّةِ (عَلَاؤِدَ اَذِيْنِ مَسَلَّهَ كَيْ تَحْقِيقَ فَتاُويِّ رَضْوِيِّ مِيْنِ بَهَتِ). اَسْ لَيْهُ كَهْ عَدْمَ قَبْولَ تَوْبَهِ هَرَجْ حَامِكَ اَسْلَامَ كَيْ يَهَاهَ بَهُ كَهْ دَهُ اَسْ مَعَالِمَ مِيْنِ بَعْدَ تَوْبَهِ بَهِيِّ سَرَازَهَ مَوْتَ دَهُ دَهَرَهَ اَغْرِيَ تَوْبَهِ صَدَقَ دَلَهَ سَهَهَ بَهُ تَوْعِنَدَ اَشَهَ مَقْبُولَ بَهُ كَهِيِّ بَدَهُ اَسْ مَسَلَّهَ كَوْ دَسْتَاَوِيزَهَ بَنَالِيَهَ كَهْ آخَرَ تَوْبَهِ قَبْولَ نَهِيَهَ پَهَرَ كَيَوْ تَاهَبَهُو، نَهِيَهَ نَهِيَهَ تَوْبَهِ سَهَهَ كَهْ فَرَمَثَ جَاهَهَ گَاهَ مَسْلَانَهَ ہَوْ جَاهَهَ گَاهَ جَهَنَّمَ اَبَدِيَهَ سَهَهَ نَجَاتَ پَاهَهَ گَاهَ، اَسْ قَدْرَ پَرِاجَاهَعَ بَهُ كَهْ فَعَافِيِّهَ مَسَدَّدَهَ الْمُحْتَارِ وَعَيْدَهَ (جِيَسَا كَهْ رَوْهَ الْمُحْتَارِ وَغَيْرِهِ مِيْنِ بَهَتِ). وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

اُسْ فَرَقَهَ بَهُ دِينَ کَاهَ مَکْرُوسَهَ یَهَ بَهُ كَهْ فَقَهَ مِيْنِ لَکَھَ بَهُ جَسَهَ مِيْنِ نَنَافِیَهَ ۹۹ بَهُ بَاتِیَهَ کَهْ کَفْرَ کَهْ ہَوْنَ اَورِ اِیَکَ بَاتِ اَسْلَامَ کَیِّ تَوْاُسَ کَوْ کَافِرَهَ کَنَّا چَاهَهَ.

اَوْلَأَهَرَجَ خَبِیثَ سَبَبَ مَکْرُودَهَ سَهَهَ بَدَرَهَ ضَعِیْفَ جَسَهَ کَاهَ حَاصِلَهَ یَهَ كَهْ جَشَنَ دَنَهَ مِيْنِ اِیَکَ بَدَرَادَانَ دَهَهَ یَهَ دَهَرَ کَعَتَ نَمَازَهَ لَهَهَ اَورِ نَنَافِیَهَ ۹۹ بَارِبُتَ پُوَجَهَ سَنَکَهَ پَھَوَنَکَهَ گَھَنَیَهَ بَجاَهَهَ وَهَ مَسْلَانَهَ بَهُ کَهْ اَسْ مِيْنِ نَنَافِیَهَ بَاتِیَهَ کَفْرَ کَهْ ہَیِّنَ تو اِیَکَ اَسْلَامَ کَیِّ بَجِیَهَ بَهُ یَهِیِّ کَافِیَهَ بَهُ ہَلَانَکَهَ مُونَ تو مُونَ کَوَّیَهَ عَاقِلَهَ اُسْ مِسْلَانَ نَهِيَهَ کَهَ سَکَتَاَ.

ثَانِیَّاً اُسْ کَرُوَهَ سَوَادَهَرِیَهَ کَهَ کَہَرَهَ سَهَهَ خَدَهَ کَهَ وَجَدَهَیِّ کَاهَ مَنْکَرَهَ ہَوْ تَامَ کَافِسَهَ، مَشْرِکَ، مَجْوسَ، ہَنَوَدَ، نَصَارَیَ، یَهُودَ وَغَيْرِهِمْ دُنِیَا بَھَرَ کَهَ کَفَارَ سَبَبَ کَهَ سَبَبَ مَسْلَانَهَ ٹَھَہَرَهَ جَاهَتَهَ ہَیِّنَ کَهَ اَوْرَ بَاتَوَوَنَ کَهَ مَنْکَرَسَیِّیَهَ آخَرَهَ وَجَوَدَهَ دَهَهَ کَهَ قَاتَلَ ہَیِّنَ اِیَکَ یَهِیِّ بَاتَ سَبَبَ سَهَهَ بَڑَهَ کَهَ اَسْلَامَ کَیِّ بَاتَ بَلَکَهَ تَامَ اَسْلَامِیَ بَاتَوَوَنَ کَیِّ اَصَلَ الْاَصَوْلَ بَهُ خَصَوَصَا کَفَارَ فَلَاسِفَهَ وَآرِیَهَ وَغَيْرِهِمْ کَهَ بَزَعِمَ خَودَ تَوْجِیدَ کَهَ بَجِیَهَ قَاتَلَ ہَیِّنَ اَورِ یَهُودَ وَنَصَارَیَ تَوْبَرَهَ بَھَارَهَ مَسْلَانَهَ ٹَھَہَرَیِّنَ گَهَ کَهَ تَوْجِیدَ کَهَ سَاتَھَ اللَّهُ تَعَالَیَهَ کَهَ بَہَتَ سَهَهَ کَلَامَوَنَ اوَرِ ہَزَارَوَنَ نَبِیَوَنَ اوَرِ قِیَامَتَ وَحَشَرَهَ حَابَ وَثَوابَ وَعَذَابَ وَجَنَّتَ وَنَارَ وَغَیْرَهَ بَکَرَتَ اَسْلَامِیَ بَاتَوَوَنَ کَهَ قَاتَلَ ہَیِّنَ.

ثَالِثًا اُسْ کَهَ رَدَمِیَنَ قَرَآنَ عَظِیْمَ کَهَ وَهَ آسَتَیَنَ کَهَ اُوپَرَ گَزَرَیِّنَ کَافِیَهَ وَدَافِیَهَ ہَیِّنَ جَنَ مِيْنِ بَادَصَنَ کَلَمَ گَوَنَیَهَ وَنَمَازَخَانَیَهَ صَرَفَ اِیَکَ بَاتَ پَرِحَمَ کَھَفِیرَ فَرِمَا دِیَا کَهِیِّ اِرْشَادَهَوَا، کَفَرَوَا بَعْدَ اَسْلَامَ مَهْرَبَیَهَ وَهَ مَسْلَانَهَ ہَوْ کَهَ اَسْ مَلَکَهَ کَهَ سَبَبَ کَافِ ہَوَگَهَ.

کیس فرمایا :

لا تعتذر و اقد کفر تو بعد ایمان کم بله۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ حالانکہ اس مکر خوبیت کی بنی پرجب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جاتیں صرف ایک کلمہ کفر صحیح نہ تھا ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا حیلہ بازی تھی کہ اس نے دارہ اسلام تنگ کر دیا لکھ گیوں اہل قبلہ کو دھنے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لا تعتذر و اعذربھی نہ کرنے دیا نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پر نیچپر یا ندویہ پھر یا ان کے ہمیں ایں کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا الاعنة اللہ علی الظالمین (اسے ظالموں پر خدا کی لعنت۔ ت)

رابعاً اس مکر کا جواب،

تمحار رب عز وجل فرماتا ہے :

تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ حصہ سے منکر ہو، قرآن کوئی تم میں سے ایسا کرے اُس کا بد نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوانی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پڑے جائیں گے اور اللہ تمھارے کوتکوں سے غافل نہیں۔ یہی لوگ یہی جنہوں نے عقیبی یعنی کر دنیا خریدی تو نہ ان پر سے کبھی عذاب ہلکا ہونے ان کو مدد پہنچے۔

افتومتوں بعض الكتب ونكروت
بعض؟ فما جزاء من يفعل ذلك
منكرو الآخرة في الحياة الدنيا و
يوم القيمة يرددون إلى الشد
العذاب ۹۰ و ما اللہ بعافٍ عما ت عملون ۹۱
أولئك الذين اشتروا الحياة الدنيا
بالآخرة نه فلا يخفى عنهم العذاب
ولا هم ينصرون ۹۲

کلام الی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا مانتا ایک اسلامی عقیدہ ہے اب اگر کوئی شخص ۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآن عظیم فرمارتا ہے کہ وہ اُن ۹۹ کے مانتے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اُس ایک کے نہ مانتے سے کافر ہے، دنیا میں اسکی رسوانی ہوگی اور آخرت میں اُس پر سخت تر عذاب جو ابد الاباد تک کبھی موقوف ہونا کیا متعنے ایک آن

لہ القرآن الکریم ۹/۶۶

۹۲ " ۱۱/۱۰

۹۳ " ۲/۸۵ و ۸۶

کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ وہ کانکار کرے اور ایک کومان لے تو مسلمان مٹھرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ فسہادت قرآن عظیم خود صریح کفر ہے۔

خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہاء کرام پر ان لوگوں نے جتنا افتر اٹھایا انہوں نے ہرگز کہیں ایسا ز فرمایا بلکہ انہوں نے بخصلت یہودی حروفون الكلم عن مواضعہ یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں تحریف تبدیل کر کے، کچھ کا کچھ بنالیا، فقہاء نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے^{۹۹} ہے پاتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے حاشا اللہ بلکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ جس میں ننانوے^{۹۹} ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے ننانوے قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب پڑ جائے سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب بڈال دو سب طیب طاہر ہو جائے گا حاشا کہ فقہاء تو فقہاء کوئی ادنی تکریزا والا بھی ایسی جالت بکے بلکہ فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں ان میں ننانوے پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف توجہ تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اُسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو پہلو کفر ہے تو ہماری تاویل سے اُسے فائدہ نہ ہو گا وہ عنہ اللہ کافر ہی ہو گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کے عروہ کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں:

(۱) عَرَوَ أَنِي ذَاتٌ سَعِيدٌ غَيْبٌ دَاوٌ ہے یہ صریح کفر و شرک ہے،

قل لا يعلم من في السموات والارض تم فما وغيب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور الغیب الا اللہ یہ زمین میں میں مگر اللہ۔ (ت)

(۲) عَرَوَ أَنِي تو غَيْبٌ دَاوٌ نہیں مگر جو عِلْمٌ غَيْبٌ رکھتے ہیں اُن کے بتائے سے اسے غیب کا عِلْمٌ یقینی ہو جاتا ہے، یہ بھی کفر ہے۔

بَيِّنَتِ الْحَقْنَانَ لَوْ كَافُوا بِالْعَلَمَوْنَ الْغَيْبَ جنون کی حقیقت کھل گئی؛ اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے (ت) مَا لَبَثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ

- (۳) عمر و نجومی ہے۔
 (۴) رُمال ہے۔
 (۵) سامندر ک جاتا ہا تھد دیکھتا ہے۔
 (۶) کوتے وغیرہ کی آواز۔
 (۷) حشرات الارض کے بدن پر گرنے،
 (۸) کسی پرندے یا دشی چوندے کے دہنے یا باہمیں نسل کر جانے،
 (۹) آنکھ یا دیگر اعضا کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے۔
 (۱۰) پاسہ چینکتا ہے۔
 (۱۱) فال دیکھتا ہے۔
 (۱۲) حاضرات سے کسی کو معمول بن کر اُس سے احوال پوچھتا ہے۔
 (۱۳) صمر زیم جانتا ہے۔
 (۱۴) جادو کی میز،
 (۱۵) روحوں کی غنٹی سے حال دریافت کرتا ہے۔
 (۱۶) قیاف داں ہے۔
- (۱۷) علم زائر جہ سے واقف ہے ان ذرائع سے اُسے غیب کا علم قطعی لقینی ملتا ہے یہ سب بھی کفر ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
- من اقی عرافا او کا هن فصدقہ جو شخص نجومی اور کاہن کے پاس جائے اور اس فیما يقول فقد كفر بما انزل علیه
 کے بیان کو سچا جانے تو اس نے اس کا انکار
 کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔
 امام احمد و حاکم نے بسند صحیح حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

عہ لیعنی جبکہ ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی لقینی کا ادعا کیا جائے جیسا کہ نفس کلام میں مذکور ہے ۱۲ منز۔

له المستدرک علی الصحیحین کتاب الایمان التشرید فی ایمان انکاہن مکتب المطبوعات الاسلامیہ ۱/۸

سنہ احمد بن حنبل سنہ ابن ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت

۳۴۹/۲

وَلَهُمْ دَوْدُونَهُ مَرْضِيُّ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ فَقَدْ بَرِئَ مَهَانِزِيلُ عَلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(۱۸) عَرَوْرِ وَجِي رَسَالَتْ آتَيْتَهُ اَسْ كَيْ سَبْ غَيْبَ كَاعْلَمَ لَقْنِي پَا تَا بَيْ جَبْ طَرْجَ رَسُولُونَ كُو مَلَّا
تَحَايَ اَشْ كَفَرَهُ۔

وَلَكَنْ سَرْسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ طَ وَكَانَ
هَلَ (مُحَمَّد) اللَّهُ كَيْ رَسُولُ هِيْنَ او رَسُولُ نَبِيِّوْنَ مِنْ
اللهِ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ
(۱۹) وَجِي تو نَسِينَ آتَيْتَ مَنْ كَبِرَ رِيَعَهُ الْهَامَ جَمِيعَ غَيْبَ اَسْ پَرِنَكْشَفَ بَوْ جَنَّهُ مِنْ اَسْ كَاعْلَمَ عَامَ مَعْلَوَاتَهُ
الْهَيْ كَوْ مَحِيطَ بَوْ جَيْنَرَيْ دُونَ كَفَرَهُ کَہ اَسْ نَے عَرَوْ دَوْ كَوْلَمَ مِنْ حَضُورُ پُرَوْ رَسِيدَ عَالَمَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پَرِزَجِيْجَ دَسَ دَسِيْ کَہ حَضُورُ کَاعْلَمَ بَحْجِيْ جَمِيعَ مَعْلَوَاتَهُ الْهَيْ كَوْ مَحِيطَ نَسِينَ،
قَلْ هَلْ يَسْتَوِيَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ
تمْ قَرْمَأْ کَیْ بَارِبَرِ هِيْنَ جَانَّهُ دَسَ اَدَرَ اَنْجَانَ۔

لَا يَعْلَمُونَ
جِئْنَهُ کَہَا کَرْ فَلَانَ شَخْصَ نَبِيِّ کَرِيمَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
منْ قَالَ فَلَانَ اَعْلَمَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَيْدَ عَلَمَ دَالَّا بَيْ اَسْ نَے
آپَ پَرِغَيْبَ لَگَيَّا لَهُ اَسْ کَاعْلَمَ شَامَ جَيْسَا ہے۔
(نَسِيمَ الرِّيَاضَ)۔ (ت)

(۲۰) جَمِيعَ کَا اَحَاطَهُ زَسِیْ گَرْ جَعْلُمَ غَيْبَ اَسْ الْهَامَ سَطَے اَنْ مِنْ ظَاهِرًا باطنًا کَسِیْ طَرَحَ کَسِیْ رَسُولَ
اَنْ وَمَلَکَ کَیْ وَسَاطَتْ وَبَعِيْتَ نَسِينَ اللَّهُ تَعَالَى نَے بَلَا وَاسْطَهُ رَسُولَ اَصَالَهَ اَسْ غَيْبَ پَرِطَلَعَ کَیْ بَحْجِيْ
کَفَرَهُ،
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَطَلَعَكُمْ عَلَى الغَيْبِ وَلَكُنَ اَوْرَ اللَّهُ کَیْ شَانَ یَنْهِيْنَ کَرَاءَ عَامَ لوگُو! تَحْمِينَ غَيْبَ کَا

لِهِ سَنَنَ اَبِي دَاؤَدَ كَتَابَ الْكَهَانَةِ وَالتَّطَيِّرِ بَابَ النَّبِيِّ عَنْ اِتِيَانِ الْكَهَانَ آفَاقَ بَعْلَمَ پَسِیْ لَاهُورَ ۱۸۹/۲

۲۷ القرآنُ الْكَرِيمُ ۳۳/۳

۳۶ ۹/۳۹

۳۷ نَسِيمَ الرِّيَاضَ فِي شَرْحِ الشَّفَارِ الْبَابُ الْأَوَّلُ مَرْكَزُ الْمُسْتَجَرَاتِ الْمُسْنَدِ ۳۳۵/۳

الله يحيى صل رسله هن يشاء

علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسول سے
جسے چاہے۔ (ت)

عالو الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً
الآمن امر تضیی من ترسول یہ
کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ت)

(۲۱) عز و کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیب کا
علم قطعی اللہ عز و جل نے دیا یادیتا ہے یہ احتمال خالص اسلام ہے تو تحقیقین فقہاء اس قائل کو کافر نہ کہیں گے
کہ اگرچہ اس کی بات کے آئیں پہلوں میں کہیں کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسین ملن کے سبب
اُس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلو کے کفر ہی مراد یا نہ کہ ایک ملعون
کلام تکذیب خدا یا تدقیق شان سید ابیار علیہ و علیهم الصلوٰۃ والثمار میں صفات صریح تاقابل تاویل و توجیہ ہو
اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اُسے کفر نہ کہنا لفڑ کو اسلام ماننا ہو گا اور جو کفر کو اسلام مانتے خود کافر ہے۔
ابھی شفا و بر ازیمہ در و بحر و تہر و فتاویٰ خیریہ و مجمع الاتہر و درخواص و غیرہ کتب معتمدہ سے سُنّ چکے کہ
چون شخص تھوڑا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تدقیق شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے
وہ بھی کافر ہے، مگر یہودی فش لوگ فقہاء کرام پر افتاء سخت اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف
کرتے ہیں،

و سیعِ الدین ظلموا ای من قبل بِنَقْلِبِنَقْلِبِوْنَ۔
اب جانا چاہتے ہیں ظالم کس کرد ٹ پلٹ
کھائیں گے۔ (ت)

شرح فقہ اکبر میں ہے ۱

قد ذکروا اث المسئلة المتعلقة
بالکفر اذا کافت لها تسعة و تسعمون
احتمالا للکفر و احتمال واحد ف
نفيه فالاول للمفتي و انقاذه

تحقیق مشائخ نے مسلمہ تکفیر کے بارے میں
ذکر کیا ہے کہ اگر اس میں ننانوے احتمال
کفر کے ہوں اور ایک احتمال نفی کفر کا ہوتا اولیٰ
یہ ہے معنی اور قاضی اُس کو نفی کفر کے احتمال

لِهِ الْقَرآنِ الْكَريمِ ۳ / ۱۶۹

۳ " ۲ / ۲۵ و ۲۶

۳ " ۲۶ / ۲۲

ان يحصل بالاحتمال النافع

پر محول کرے۔ (ت)

فتاویٰ خلاصہ و جامع الفضولین و محيط و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ میں ہے:

اگر مسئلہ میں متعدد وجوہ موجب کفر ہوں اور فقط ایک تکفیر سے مانع ہو تو مفتی و قاضی پر لازم ہے کہ اُسی وجہ کی طرف میلان کرے اور مسلمان کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے اُس کے کفر کا فتویٰ نہ دے۔ پھر اگر درحقیقت قائل کی نیت میں وہی وجہ ہے جو تکفیر سے مانع ہے تو وہ مسلمان ہے ورنہ مفتی و قاضی کا کلام کو اُس وجہ پر محول کرنا جو موجب تکفیر نہیں ہے قائل کو کچھ ففع نہ دے گا۔ (ت)

اذا كانت في المسألة وجوباً توجب التكفير
ووجه واحد لا يمنع التكفير فعل
المفتى والقاضى ان يميل الى ذلك
الوجه ولا يتحقق بغيره تحسيناً للظرف
بالمسلم ثم ان كانت نية القائل
الوجه الذى يمنع التكفير فهو مسلمه
وان لم يكن لا ينفعه حمل المفتى
كلامه على وجه لا يوجد
التكفير.

اسی طرح فتاویٰ برازیہ و بحر الرائق و جمیع الانہر وحدیۃ نیدیہ وغیرہ میں ہے۔

تاتار خانیہ و بحر و سل الحمام و تنبیہ الولاة وغیرہ میں ہے :

- له من الروض الازہری شرح فقہ الائکیر مطلب یحییٰ معرفۃ المکفارات الخ دارالبشراء الاسلامیہ ص ۳۳۵
له خلاصۃ الفتاویٰ کتاب الفاظ الکفر الفصل الثانی مکتبۃ حسینیہ کوشا ۳۸۲/۳
جامع الفضولین الفصل الثامن والثانون فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خازن کراچی ۲۹۰/۱
المحيط البریانی فصل فی مسائل المرتدین واحکامهم دار احیاء التراث العربي بیروت ۵۵۰/۵
الفتاویٰ المنیۃ کتاب السیر باب النساء دار المکتب العلیہ بیروت ۳۰۱/۲
رسول الحمار کتاب الجہاد باب الملة دار احیاء التراث العربي ۲۸۵/۳
الفتاویٰ البرازیۃ علی ہامش الفتاویٰ المنیۃ کتاب الفاظ تکون اسلاماً او کفرًا فوہانی کتب خازن پشاور ۳۲۱/۶
بحر الرائق کتاب السیر باب احکام المرتدین ایڈیم سیدمکینی کراچی ۱۲۵/۵
جمیع الانہر شرح ملتقی الاجر کتاب السیر باب المرتد دار احیاء التراث العربي بیروت ۶۸۸/۱
الحمدیۃ النیدیۃ شرح الطریقۃ الحمدیۃ والاستخفات بالشرعیۃ کفر ان کتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۳۰۲/۱
الفتاویٰ التاتار خانیۃ کتاب احکام المرتدین ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۳۵۰/۵

لَا يَكْفِرُ بِالْمُحْتَمَلِ لَانَ الْكَفْرُ نَهَايَةٌ فِي
الْعَقُوبَةِ فَيُسْتَدْعَى نَهَايَةً فِي
الْجَنَاحِيَّةِ وَ مَعَ الْاِحْتَمَالِ لَا مَهَايَةٌ لِّلْبَرَاءَةِ
کیونکہ کفر نہ اتنی سزا ہے جو انہائی جرم کا مقتضی ہے
اور احتمال کی موجودگی میں انہائی جرم نہ ہوا۔ (ت)

بِحِرَارَاتِ تَنْوِيرِ الْاَبْصَارِ وَ حَدِيقَةِ نَدِيَّةِ وَ تَبْيَانِ الْوَلَادَةِ وَ سَلَالِ الْحَسَامِ وَغَيْرِهَا مِنْهُ مِنْهُ
وَالذِّي تَحْرِرُ اَنَّهُ لَا يَفْتَنُ بِكَفْرِ مَسْلُوٍ جِسْ تَأْتِي مَسْلَانَ کی تکشیر کا فتویٰ دینے سے
اَمْكَنْ حَمْلُ كَلَامِهِ عَلَى مَحْمَلِ اِجْتِنَابِ کیا جس کے کلام کی تاویل ممکن ہے۔
حَسْنُ الْمُخْرَجِ۔ اس نے اچھا کہا۔ (ت)

وَكَيْحُوا ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں، مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔

فَائِدَةُ خَبِيلِهِ : اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاویٰ مثل فتاویٰ قاضی خاں وغیرہ میں
جو اس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گذابی سے نکاح کرے یا کئے ارواحِ مشائخِ حاضر و واقف ہیں یا کے
ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہ مجھے غیب معلوم ہے حکمِ کفر دیا اس سے مراد وہی صورتِ کفر یہ اعلانِ علمِ ذاتی
وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ ممتد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعیٰ یقینی کی تصریع
نہیں اور علم کا اطلاقِ ظن پر شائع و ذاتی ہے و علم ظنی کی شیء بھی پسیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال تکمیل کے

- | |
|--|
| <p>۱۔ الفتاوى التأرخانية کتاب احکام المرتدين ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی ۳۵۹/۵</p> <p>سل الحسام المندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی رسائل من رسائل ابن عابدین سیل الکیڈی لاهور ۳۱۶/۲</p> <p>تبیین الولادة والحكماء علی حکام شام تم خیر الانام ۳۳۲/۱</p> <p>بِحِرَارَاتِ کتاب السیر باب احکام المرتدين ایچ ایم سعید کراچی ۱۲۵/۵</p> <p>۲۔ الدر المختار شرح تنویر الابصار کتاب الجماد بباب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۳۵۶/۱</p> <p>بِحِرَارَاتِ کتاب السیر باب احکام المرتدين ایچ ایم سعید پیغمبری کراچی ۱۲۵/۵</p> <p>تبیین الولادة والحكماء علی احکام شام تم خیر الانام از رسائل من رسائل ابن عابدین سیل الکیڈی لہو ۳۳۲/۱</p> <p>سل حسام المندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی ۳۱۶/۲</p> <p>الحدیقة الندیۃ شرح الطریقۃ الحمدیۃ والاستحفاف بالشرعیۃ کفر الخ مکتبہ ذریر رضویہ فصل آباد ۳۰۲/۱</p> |
|--|

اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم قلنی کا ادعا کفہ نہیں۔ بحر الرائق در المختار میں ہے:

ان مسائل سے معلوم ہو گیا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے حرام کرده کو حلال گمان کیا وہ کافر نہ ہو گا کافر تو حرام کو حلال اعتقاد کرنے سے ہو گا۔ اس کی نظریہ ہے جو قرطبی نے شرح عالم میں ذکر کیا کہ ظن غیب جائز ہے جیسا نجومی اور رملی کا کسی امر عادی کے تجربہ کی بنیاد پر مستقبل میں کسی امر کے واقع ہونے کا ظن۔ یہ ظن صادق ہے۔ اور جو منوع ہے وہ علم غیب کا ادعا ہے اور ظاہر ہے کہ ظن غیب کا ادعا حرام ہے۔ کفر نہیں بخلاف علم غیب کے ادعاء کے اع۔ بھر میں زائد ہے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تکالیح محرم کے بارے میں مشائخ نے کہا ہے کہ اگر اس کو حلال کا ظن تھا تو بالاجماع حد نہیں تکالی جائیگی بلکہ تعریر یہ لگائی جائے گی جیسا کہ ظہیرہ وغیرہ

میں ہے۔ اس کی تکفیر کا قول کسی نے کیا، یونہی اس کی تطاہر میں ہے۔ (ت) تو کیونکہ ممکن کہ علمایا وصفت ان تصریحات کے کہ ایک احتمال اسلام بھی نافی کفر ہے جہاں بکثر احتمالات اسلام موجود ہیں حکم کفر لگائیں لا جرم اس سے مراد ہی خاص احتمال کفر ہے مثلاً ادعائے علم ذاتی وغیرہ ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمۃ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالفت ہو کر خود ذاہب و زائل ہونے کے، اس کی تحقیق جامع الفصولین ورد المختار و حاشیہ علامہ نوح و ملتعط و فتاویٰ حجۃ و تماہر خانیہ و مجمع الانہر وحدیقہ ندیر و سل الحسام وغیرہ مکتب میں ہے نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنون

علوم مسائلہم هنان من استحل
ما حرمہ اللہ تعالیٰ علی وجه الظن
لایکفر و انا یکفر اذا عتقد الحرام حلالا
و نظیرہ ما ذکرہ القرطبی ف شرح
مسلوک ظن الغیب جائز کاظن
النجسم والرمال بوقوع شئی ف المستقبل
بتجربۃ امر عادی فهو ظن صادق
والمنع ادعاء علم الغیب والظاهر
ان ادعاء ظن الغیب حرام لا کفر بخلاف
ادعاء اعلم اع اه نادی البحر الا
تری انہم قالوا فی نکاح المحرم لوظن
الحل لایحذ بالاجماع ویعزر کما
فی الظہیریہ وغیرہ او لم یقل احد
انه یکفر وکذا فی نظائرہ اع

له ردمختار کتاب المحدود باب الوطء الذی یوجب الحدود المخ دار ایحیا التراث العربی بیروت ۳/۱۵۱
لے بحر الرائق ॥ س ॥ س ॥ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۶/۵

وغيرہ میں ملاحظہ ہوں و بالله التوفیق یہاں صرف حدیقه ندیہ شریف کے یہ کلامات شرافیہ بس ہیں۔
 جمیع ماوقد ف کتب الفتاویٰ من یعنی کتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ بر حکم کفر کا حجم
 کلامات الکفر التي صرح المصنفوں فیہا بالجزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے
 بالکفر یکون الکفر فیہا محبولاً علی اسادۃ ان سے پہلوے کفسہ مراد لیا ہو وردہ ہرگز
 قائلہا المعنی علوا یہ الکفر واذ المحتک کفر نہیں۔
 اسادۃ قائلہا ذلک فلا کفر لہ مختصرًا۔

ضروری تنبیہہ، احتمال وہ معبر ہے جس کی گنجائش ہو صریح بات میں تاویل نہیں ہے جاتی ورنہ کوئی بات
 بھی کفر نہ رہے، مثلاً زید نے کہا خدا دوہیں، اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا
 مراد ہے یعنی قضا دوہیں، مبرم و معلق۔ جیسے قرآن عظیم میں فرمایا: (ت)
 الا ان یا یتھم اللہ ای امر اللہ۔ مگر یہ کہ انکے پس آئے اللہ تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔
 عروکھے میں رسول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل گھڑی جائے کہ لغوی معنے مراد ہیں یعنی خدا ہی نے
 اس کی روح بدین میں سمجھی، ایسی تاویل میں زہماں سکون نہیں۔ شفار شریف میں ہے،
 ادعاؤہ التاویل فی لفظ صراح لا یقیل تھے۔ صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سناجاتا۔

شرح شفارے قاری میں ہے: ۲
 هو مردود عند القواعد الشرعية۔ ۳

لایلتفت لمثله و یعد هذیانا۔ ۴
 نسیم الریاض میں ہے:

ایسادعویٰ شریعت میں مردود ہے۔
 ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا اور وہ ہریان
 سمجھی جائے گی۔

فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفضولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے:

۱۔ الحدیقة الندیۃ شرح الطریقۃ الٹھجیۃ والاسخناف بالشرعیۃ کفر المخ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۳۰۳/۱

۲۔ القرآن الکریم ۲۱۰/۲

۳۔ الشفار بتعریف حقوق المصطفیٰ، القسم الرابع، الباب الاول، المکتبۃ الشرکۃ الصحافۃ ۲۱۰۹۲۹/۲

۴۔ شرح الشفار لمن لا علی العاری ۳۹۶/۲ دار المکتب العلییہ بیروت

۵۔ نسیم الریاض مرکز احلست برکات رضا گجراتیہ، ندویہ ۳۲۳/۳

وَاللَّفْظُ لِلْعَبَادِيٍّ قَالَ إِنَّا رَسُولُ اللَّهِ أَوْ قَالَ
عَمَادِيٌّ كَمَا لَفَظُوهُمْ كُوئيَّ شَخْصٌ كَمَا "مِنَ النَّدِّ كَا
بِالْفَارِسِيَّةِ مِنْ سَعِينَمِمْ يُوَيْدَ بِهِ"
رَسُولُهُمْ "يَا فَارِسِيٍّ مِنْ كَمَا "مِنْ سَعِينَمِمْ يُوَيْدَ بِهِ"
أَوْ مَرَادِيَّهُ لَمَّا كَمِنْ سَعِينَمِمْ لَمَّا جَاءَهُمْ قَاصِدٌ
مِنْ سَعِينَمِمْ مَيْ بِرِمْ يَكْفِرُ لَهُ
هُوَ تَوْهُهُ كَافِرٌ هُوَ جَائِيَّهُ كَمَا - (ت)

یہ تاویل نہ سُنی جائے گی فا حفظ (تو اسے حفظ کر لیجئے۔ ت)۔
مکرِ چہارم : انکار لعینی جس نے ان بدگویوں کی تدبیں نہ دیکھیں اُس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں
کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں ترکے، اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھاتیا ہے اگر ذی علم ہوا
توناک چڑھا کر منہ بننا کر چل دیے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال بیحیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی
کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا۔ اور بھی پارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب
نہیں۔ اور آخر ہے کیا۔ یہ دریطن قائل، اُس کے جواب کو دہی آیت کریمہ کافی ہے کہ:
يَحْلِفُونَ بِأَنَّهُمْ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کہا حالانکہ مشیک
كَلْمَةُ الْكُفَّارِ وَكَفَرْ وَابْعَدَ اسْلَامَهُمْ لَهُ ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے یتھے
کافر ہو گئے۔

معنی ہوتی آتی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں
آن لوگوں کی وہ کتابیں جن میں یہ کلمات کفر ہیں مذوقوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر
شائع کیں اور ان میں بعض دو دو بار چھپیں، مرتباً مہابت سے علمائے اہلسنت نے ان کے رد چھاپے
مواخذے کے وہ فتویٰ جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا نامانہ ہے اور جس کی اصل مہری
دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے ہیں جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے

علَىٰ يَعْنِي بِرَأِيْنِ قَاطِعِهِ وَحْفَظِ الْإِيمَانِ وَتَحْذِيرِ النَّاسِ وَكِتَابِ قَادِيَانِيٍّ وَغَيْرِهِ ۱۲ کا تَبِعَ عَنْهُ

۱۲ جیسے بِرَأِيْنِ قَاطِعِهِ وَحْفَظِ الْإِيمَانِ ۱۲ کا تَبِعَ عَنْهُ

۱۲ یعنی فتاویٰ گنگوہی صاحب ۱۲ کا تَبِعَ عَنْهُ

۱- الفتاوى السنديۃ بحوالۃ الفضول العماویۃ کتاب السیر الہبائیۃ نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۳/۲

۲- القرآن الکریم ۹/۲

حرمین شرلفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے ۔ یہ تکنیب خدا کا نیا کفتوری اطھارہ برس ہوئے ریج الآخر ۱۳۰۰ھ میں رسالہ صیاہ انہ کے ساتھ مطبع حدیقتہ العلوم میر پھر میں مع رد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۰۴ھ میں مطبع گلزار حسنی عہدی میں اس کا اور مفصل رد چھپا پھر ۱۳۲۰ھ میں پذیرہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا اور فتویٰ دینے والا جمادی الآخری ۱۳۲۳ھ میں مراد مرتبے دم تک ساکت رہا زید کہا کہ وہ فتویٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھپا ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سهل تھا، نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سهل بات بھی جس پر المفاتیح نہ کیا۔ زید سے اس کا ایک فہری فتویٰ اس کی زندگی و تسلیمیتی میں علائیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہ ماں اس کی اشاعت ہوتی رہے لوگ اس کا رد چھپا کریں زید کو اس کی بنابر کافر بتایا کریں۔ زید اس کے بعد پندرہ برس ہتھے اور یہ سب کچھ دیکھنے نے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلًا شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نسل جائے کیا توئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اُسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا۔ اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گھڑ سکتے ہیں، ۱۳۲۰ھ میں ان کے ان تمام کفریات کا مجموع یکجا تی رہ شائع ہوا۔ پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ علماء مسلمین علمی سوالات ان میں کے سراغنہ کے پاس لے گئے۔ سوالوں پر جو حالت سرا ایگی بیجہ پیدا ہوئی دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھئے مگر اُس وقت بھی نہ ان تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گھڑ نہ پر قدرت پانی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں باہر کے واسطے نہیں آیا، نہ باہر چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اسامیہ بھی جاہل میں معقول بھی کر دیجئے تو وہی کے جاؤں گا۔ وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبکی ۱۵ جمادی الآخری ۱۳۲۳ھ کو چھپا کر سراغنہ و ابیاع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برخاست ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ رسول کو یہ دشنام دہنہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہو۔ یہ سب پیاوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ یجادے۔

محکم پچھہ بزم: جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ و اعلیٰ قیام

نہیں دیتا کہ قوبہ کریں اللہ عز وجل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخان
بکیں جو گالیاں دیں اُن سے یا زادی میں جیسے گالیاں چھاپیں اُن سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اذا عملت سیساً فاحدث عند هاتوبه
السر بالسر والعلانية بالعلانية - مرواه
الإمام احمد في النهاد والطبراني في
الكبير والبيهقي في الشعب عن معاذ
بن جبل رضي الله تعالى عنه سے لبند حسن جید
روايت کیا۔ ت) حسن جید۔

جب تو بدی گرے تو فرما تو بکر، خفیہ کی خفیہ اور
علانیہ کی علانیہ۔ (اس کو امام احمد نے زہد میں،
طبرانی نے بکیر میں اور بیهقی نے شعب میں معاذ
بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لبند حسن جید
روايت کیا۔ ت)

اور بغواۓ کریمہ یصداون عن سبیل اللہ یبغونہا عوجاً (امد کی راہ سے روکتے ہیں
اور اس سے کبھی چاہتے ہیں۔ ت) راہ خدا سے روکنا ضرور تا چار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہڑے
اُن پراندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے المنسن کے فتویٰ تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی
بات پر کافر کہہ دیتے ہیں اُن کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے پھیلکرتے ہیں، اسماعیل دہلوی کو
کافر کہہ دیا، مولوی الحسن صاحب کو کہہ دیا، مولوی عبد الحمی صاحب کو کہہ دیا، پھر جن کی حیا اور بڑی ہوتی ہے
وہ اسما اور ملائتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی امداد صاحب کو کہہ دیا،
 حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا، مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جو پورے ہی خدا ہی سے
اوپنے گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذ اللہ عیاذ ابا اللہ حضرت شیع مجده والفت ثانی رحمۃ الرضا
علیہ کو کہہ دیا، غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے
کافر کہہ دیا، یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب
الآبادی مرحوم مخمور سے جا کر بھڑادی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیع الکبریٰ الدین
ابن عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو امداد تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے انہوں نے آئی کریمہ

ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا (اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی بغراۓ تو تحقیق کرو۔ ت)
 پر عمل فرمایا، خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ انجاء البری عن وساوس المفتری
 لکھ کر رسالہ ہو اور مولنا نے مفتری کذاب پر لاحول شرعنی کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افراد
 اٹھایا کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:
 امیافتوی الکذب الذين لا یؤمدون ۱۳ جوئے افترا وہی بامدحتہ ہیں جو ایمان نہیں
 رکھتے۔

اور فرماتا ہے،
 فَنَجْعَلُ لِهُنَّةَ اللَّهِ عَلَى الْكُذَبِ ۝ ۱۴ ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔
 مسلمانو! اس مکر سخیف و کید ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں ان صاحجوں سے ثبوت مانگو
 کر کہدیا کہدیا فرماتے ہو کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو کہاں کہدیا کس کتاب کس رسالے کس فتوے کس پرچے میں
 کہدیا، ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے احصار کھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھائیں، اور
 اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھائیں، تو ویکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے۔
 مسلمانو! تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے،

فَإِذْ لَعِيْأَتُوا بِالشَّهِدَاءِ فَأَوْلِيْكُ عِنْدَ جب ثبوت نلاسکیں تو اللہ کے نزدیک
 اللہ ہم الکذبوں ۱۵

مسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا۔ بار بار ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے
 اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا فرما پڑھو چھر گئے اور پھر منہ زد کھا کے مگر حیا اتنی ہے کہ وہ رُٹ
 جو منہ کو گکھی ہے نہیں چھوڑتے اور چھوڑیں کیونکہ کمر تاکیا نہ کرتا۔ اب خدا رسول کو گالیاں دینے والوں
 کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری جیل ہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں فجم جائے کہ
 علمائے اپنست یونہی بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنا میوں کو بھی کہدیا ہو گا۔
 مسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا۔ دات اللہ

لایہ مددی کید الخائنین^{۱۰} (اور اللہ دعا بازدہ کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ ت) ان کا ادھارے باطل
تو اسی قدر سے باطل ہو گیا۔

تمحار ارب عز وجل فرماتا ہے :

قل هاتوا برہانکم ان کنتم صدقین^{۱۱} (فما و) لا و اپنی برہان اگر سچے ہو۔
اس سے زیادہ کی بھی حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں
کہ ہر مسلمان پر اُن کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری
وہ بھی چھپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہ ماں کا۔ جن جن کی تکفیر کا اتهام علماء اہل سنت پر رکھا
ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحجوں کو ملتی تو اسمعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہل سنت
نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور ثانی فرنٹ، با اینہم اولاً سجن السبوح
عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۹ھ) دیکھئے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع اوزار محمدی میں
چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر کھڑروج سے لزوم کفر ثابت کر کے
صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر ہی لکھا کہ علمائے محاذین انھیں کافر نہیں یہی صواب ہے وہو الجواب و
بہ یفتی و علیہ الفتوى و هو المذهب و علیہ الاعتماد و فیہ السلامۃ و فیہ
السداد^{۱۲} یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہو اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذهب
اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استحامت۔

ثانيةً الكوكبة الشهابية في كفريات أبي الوهابية^{۱۳} دیکھئے جو خاص اسمعیل دہلوی اور
اس کے تبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۷ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ
میں چھپا جس میں نصوص جلیلۃ القرآن مجیدہ و احادیث صحیحہ و تصریحات ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتبرہ
اس پر ستر وحی بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر ہی لکھا صفحہ ۶۲؛ ہمارے نزدیک مقام احتیاط
میں اکفار (یعنی کافر کرنے سے) کف لسان (یعنی زبان روکنا) مانوذ و مختار و مناسب۔ واللہ
سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

لہ القرآن الکریم ۱۲ / ۵۲

لہ سجن السبوح عن عیب کذب مقبوح
دارالاشاعت جامعۃ النجاشیہ و امام دربار لاہور ص ۱۰۳
لہ الکوكبة الشهابية في كفريات أبي الوهابية
رضاء کیمی بنی اندیسا ص ۶۲

ثالثاً السیوف المهدیہ علی کفریات بابا النجدیہ دیکھئے کہ صفر ۱۴۱۶ھ
 میں عظیم آباد پھا اس میں بھی اسماعیل دہلوی اور اس کے تبعین پر بوجہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دے کر
 صفحہ ۲۱ و ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقیر متعلق بخلافات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں بھیس برکتیں
 ہمارتے علمائے پیر کوام پر کہ یہ کچھ دیکھئے اس طائفہ کے پر سے ناروا بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت
 حکم کفر و مشکل سنتے میں با ایتمہ نہ شدت غصب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت
 انتقام حرکت میں آتی وہ اب تک یہی تحقیق فرمائے ہے میں کہ لزوم وال الزام میں فرق ہے اقوال کا کلہ کفر ہونا
 اور بات اور قال کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برپیں کے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا
 ضعیف احتمال میں گاہک کفر جاری کرتے ڈریں گے احمد مختصر

رابعاً ازالۃ العار بحیر الکرام عن کلاب النار دیکھئے کہ ماہول ۱۴۱۶ھ
 میں عظیم آباد پھا اس میں صفو۔ اپر لکھا ہم اس باب میں قول مستکلین اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو
 کسی ضروری دین کا منکر نہیں؛ نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہا ہے اسے کافر نہیں کہتے ہے
خامساً اسماعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب
 فوی دیا ہے جب تک ان کی صریح دشناموں پر اطلاع نہ رکھی۔ مسئلہ امکان کذب کے باعث
 ان پر امکھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحان البیوح میں بالآخر صفو۔ طبع اول پر یہی لکھا کہ
 حاکش اللہ حاش اللہ ہزار بار حاش اللہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقدمہ یوں یعنی مدعاں جدید
 کرواجھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ
 (اسماعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 اہل لارالا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور
 حکم اسلام کے لئے اصلہ کوئی ضعیف سا ضعیف تمیل بھی باقی نہ رہے فات الا سلام یعلو
 ولا یعلو (اس لئے کہ اسلام غالب ہے مغلوب نہیں ہے۔ ت)

سے گلگو ہی و انبھٹی اور ان کے اذیاب دیوبندی ۱۲ کا تب عقی عنہ
لہ سل السیوف المهدیہ علی کفریات بابا النجدیہ رضا اکبیدی اندیہ ص ۲۱ و ۲۲
لہ ازالۃ العار بحیر الکرام من کلاب النار " " " عبیدی " " ص ۱۸
لہ سبحان البیوح عن عیب کذب مقصود دار الا شاعت جامعہ گنج بخش لاہور ص ۹۰ و ۹۱

مسلمانو، مسلمانو اتحیں اپنے دین و ایمان اور روزِ قیامت و حضور بارگاہِ رحمٰن یادو لائکر استفار ہے کہ جس بندہ خدا کی دبارہ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اُس پر تکفیر تکفیر کا افتراء کتنا بے حیاتی کیسا خلُمٰ تکنی گھُسوئی ناپاک بات۔ مکرِ محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں:

اذاللهم تستحي فاصنعن ما شئت۔ جب تجھے حیان رہے تو جو چاہے کر:

بِيَحِيَا هُوَ جَا بَخْرُ جَوْ جَاءَهُ كَمْ

(یحیا ہو جا بخیر جو چاہے کر۔ ت)

مسلمانو! یہ روشن طاہر واضح، قاہر عبارات بخارے پیش نظر ہیں جنہیں جھیپھی ملے دن ڈن اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو آیں سال ہوئے اور ان دشنا میوں کی تکفیر تو اپنے چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوتی جب سے تعمیر مستند ہجھی، ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افتراء ہی رہ نہیں کریں بلکہ صراحت صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنا میوں کو ہاگز کہ جب تک یقینی قطعی واضح، روشن، جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہو لیا جس میں اصلاً اصلًا ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ مخل کی کہ آخر یہ بندہ خدا ہوئی تو ہے جو ان کے اکابر پرستہ ستر و جو سے لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لاءِ اللہ الاءِ اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلًا کوئی ضعیف سماضیعیت بھل بھی باقی نہ رہے یہ یہ بندہ خدا ہوئی تو ہے جو خدا و ان دشنا میوں کی نسبت (جب تک ان کی ان دشنا میوں پر اطلاع یقینی نہ ہوتی تھی) اکھڑو جو سے بھکر فتحا کے کرام نزدِ کفر کا ثبوت دے کر یہی ملکہ چکا تھا کہ ہزارہزار بار حاشش نہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا، جب کیا ان سے ملاپ تھا اب رنجش ہو گئی، جب اُن سے جامد ادکی کوئی تحریکت نہ تھی اب پسیدا ہوتی۔ حاشش اللہ مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت

۱۔ الحجۃ البیکری حدیث ۴۵۸ المکتبة الفیصلیۃ بیروت ۱/۲۳۶
 ۲۔ سیجن اتسیوح عن عیب کذب مقوح دارالاشعات جامعہ تحریج سیجن، واتا در بار لاهور ص ۹۱
 ۳۔ " مفتخر ۹۱۹۹

صرف محبت و عداوت خدا و رسول ہے جب تک ان دشناں معاذر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جانب میں ان کی دشنام نہ لکھی شئی تھی اُس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا جائی کہ فتحاے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاط ان کا ساتھ تر دیا اور متکلین عظام کا مسلک اختیار کیا جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام بدھی رب الغلین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر جو ایسے کے

علہ چیزی تھانوی صاحب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب میں ان کی سخت گالی ۱۴۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سنتی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میا اور مارک و قیام میں شرکیہ اہل اسلام ہوتے ۱۲ کا تب عقی عنہ۔

علہ چیزی گنگوہی صاحب و ابتدیہی صاحب کہ ان کے اتنے قول کی نسبت میر بحث سے سوال آیا تھا کہ خدا جھوٹا ہو سکتا ہے اس کے بعد معلوم ہوا کہ شیطان کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں۔ پھر گنگوہی صاحب کا وہ فتویٰ کہ خدا جھوٹا ہے جو اسے جھوٹا کہ مسلمان سنتی صائع ہے۔ جب چھپا ہوا نظر سے گزر اکمال احتیاط یہ کہ رسول کا جھپوایا ہوا تھا اس پر وہ تین ریکیا جس کی بناء پر تکفیر ہو جب وہ اصلی فتویٰ گنگوہی صاحب کا فہری و ستمنی خود آنکھ سے دیکھا اور بار بار حصہ پر صحی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا تو اس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا۔ یونہی قادر یافی و حصال کی کتابیں جب تک آپ نہ دیکھیں اس کی تکفیر پر جرم نہ کیا جب تک صرف مهدی یا مشیل میمع بننے کی خرشنی تھی جس نے دریافت کی اتنا ہی کہا کہ کوئی مجنون معلوم ہوتا ہے پھر جب امر تسری سے ایک فتویٰ اس کی تکفیر کا آیا جس میں اس کی کفریہ عبارتیں بجا الصفحات منقول تھیں اس پر صحی اتنا لکھا کہ ”اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو وہ یقیناً کافر۔“ دیکھو رسالتہ السوء والعقاب علیٰ المسیح الکاذب صفحہ ۱۸، ۱۳ جب اس کی کتابیں بچشم خود دیکھیں اس کے کافرہ مرد ہونے کا قطعی حکم دیا ۱۲ کا تب عقی عنہ۔

مُعذَّبٌ وَ كَافِرٌ، هُوَ نَفْسٌ مَيْتٌ شَكَرَهُ وَهُوَ كَافِرٌ بِهِ۔ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہلِ اسلام کا ایمان پکانا ضرور تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا و ذلك جزاء الظالمین۔
تمحار ارب عزوجل فرماتا ہے :

قل جاه الحق و ز هت الباطل ۱۷
الباطل كان من هو قادر
او فرماتا ہے :

لا اکراہ فی الدین؟ قدتہ بن الرشد
من الغی بے
ہوئی ہے مگر اسی سے۔

(۱) جو کچھ ان دشمنیوں نے لکھا چھا پا ضرور وہ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و دشنام تھا۔

(۲) اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے۔

(۳) جو انھیں کافر نہ کہ جاؤں کا پاس لھاظہ رکھے، جو ان کی اُستادی یا رشتہ یاد وستی کا خال کرے وہ انھیں میں سے ہے انھیں کی طرح کافر ہے قیامت میں ان کے ساتھ ایک رتی میں باندھا جائے گا۔

(۴) جو عذر مکر جہاں و ضلال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و ناروا و پادر ہوں ہیں۔
یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بروج اعلیٰ واضح و روشن ہو گئے جن کے ثبوت قرآن عظیم ہی کی آیات کو یہ نے دیے۔ اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سرمدی، دوسرا طرف شقاوت و جہنم ایدی ہے، جسے جو پسند آئے اختیار کرے، مگر اتنا سمجھو کوکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر نزید و عمر و کاساتھ دینے والا کبھی فلاخ نہ پائے گا، باقی ہر ایت رب العزة کے اختیار میں ہے۔

بات بحمد اللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام

بھائیوں کو مہری دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، مہریں علمائے کرام حرمین طبیعیں سے زائد کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا اور حکم احادیث صحیح کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہو گا لہذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کو مکمل و میراث طبیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام کے حضور فتویٰ پریش ہوا جس خوبی و خوشی دینی سے ان علماءِ اسلام نے تصدیقیں فرمائیں جمِ الدّلّه تعالیٰ کتاب منتظراب حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمعین^{۱۳} میں گرامی بھائیوں کے پریش نظر اور ہر صفحہ کے مقابل اردو میں اس کا ترجمہ^{۲۵} میں احکام و تصدیقات اعلام^{۱۴} جلوہ گر۔

اللّٰہ اسلامی بھائیوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفاسیت یا تیرے اور تیرے جیب کے مقابل زید و عصہ و کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجہت کا۔ آمین آمین اَللّٰہُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَكْلَمُ الصَّلَاةَ وَأَكْلَمُ السَّلَامَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَاحِبِهِ وَحْزَبِهِ اجْمَعِينَ، أَمِينٌ!

رسالہ
 (تمہید ایمان بآیاتِ قرآن)
 ختم ہوا